Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ 22

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5 رمضان 1438 ہجری قمری   1 احسان 1396 ہجری شمسی   1 جون 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 26 مئی 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور
بدبخت وہ جو اپنے نفس کیلئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے

خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کیلئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے۔ جو شخص اپنے نفس کیلئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ۔ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا۔ تیز قدم اُٹھاؤ جو شام نزدیک ہے۔ جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیان کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

......سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اَلۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِی الۡقُرۡاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

......قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدا میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ امید دی کہ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ یعنی ہمیں اپنی ان نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے پس اپنی ہمتیں بلند کر لو اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں۔

......خدا تمہیں نعمت وحی اور الہام اور مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہیں رکھے گا۔ وہ تم پر وہ سب نعمتیں پوری کرے گا جو پہلوں کو دی گئیں لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر جھوٹ باندھے گا اور کہے گا کہ خدا کی وحی میرے پر نازل ہوئی حالانکہ نہیں نازل ہوئی اور یا کہے گا کہ مجھے شرف مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کا نصیب ہوا حالانکہ نہیں نصیب ہوا تو میں خدا اور اس کے ملائکہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ وہ ہلاک کیا جائے گا کیونکہ اُس نے اپنے خالق پر جھوٹ باندھا اور فریب کیا اور سخت بیبا کی اور شوخی ظاہر کی۔ سو تم اس مقام میں ڈرو۔ لعنت ہے ان لوگوں پر جو جھوٹی خوابیں بناتے ہیں اور جھوٹے مکالمات اور مخاطبات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ گویا وہ دل میں خیال کرتے ہیں کہ خدا نہیں۔ پر خدا کا عقاب ان کو سخت پکڑے گا اور اُن کا بُرا دن ان سے ٹل نہیں سکتا۔ سو تم صدق اور راستی اور تقویٰ اور محبت ذاتیہ الٰہیہ میں ترقی کرو اور اپنا کام یہی سمجھو جب تک زندگی ہے۔ پھر خدا تم میں سے جس کی نسبت چاہے گا اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے بھی مشرف کرے گا۔ تمہیں ایسی تمنا بھی نہیں چاہئے تا نفسانی تمنا کی وجہ سے سلسلہ شیطانیہ شروع نہ ہو جائے جس سے کئی لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس تم خدمت اور عبادت میں لگے رہو۔ تمہاری تمام کوشش اسی میں مصروف ہونی چاہئے کہ تم خدا کے تمام احکام کے پابند ہو جاؤ اور یقین میں ترقی چاہو۔ نجات کیلئے نہ الہام نمائی کیلئے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 25 تا 28)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

خطبہ عید الفطر

جہاں بھی مسلمان آباد ہیں رمضان کے بعد اس عید کے دن عید مناتے ہیں۔ حقیقی مومن ہیں تو اس بات پر خوش ہیں کہ آج ہمیں اللہ تعالیٰ نے رمضان سے گزار کر جمع ہو کر خوشی کرنے اور اپنی عبادت کرنے کی توفیق دی اور حقیقت میں خوشی اور عید وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو

ایک مومن کی عید یہ ہے اور اسلام جس عید کا تصور پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنی خواہشات اور اُمنگوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور نیکی اور بھلائی کی طرف پھیرنے کیلئے کون کون سے طریقے اختیار کرنے چاہئیں

دوسرے مذاہب یا قوموں کی عیدوں اور تہواروں میں تو صرف اس دن کی عارضی خوشی ہے جس دن تہوار منعقد ہو رہے ہیں لیکن مومن کی عید اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن کر دائمی خوشی کے سامان پیدا کرنے والی ہے

آج اس زمانے میں جہاں جماعت احمدیہ روحانی مائدہ اور پانی دنیا کو مہیا کر رہی ہے اور ان کی روحانی سیری کا سامان کر رہی ہے وہاں مادی پانی بھی مہیا کرتی ہے۔ جماعت کی طرف سے پاکستان میں اور افریقہ میں مختلف مقامات پر پینے کیلئے صاف پانی مہیا کرنے کی غرض سے نلکے لگائے جاتے ہیں۔ صاف پانی ملنے پر ان لوگوں کو جو خوشی پہنچتی ہے وہ گویا ان کے لئے عید کا دن ہوتا ہے

صاحبِ حیثیت لوگوں کو ہیومینیٹی فرسٹ اور IAAAE جو مختلف جگہوں پر نلکے لگانے کا کام کر رہے ہیں کیلئے مدد کرنے کی تحریک

غیروں کی عیدیں خوب ناچ گانا فحش اور گندے گیت گانا، کھانا پینا، غل غپاڑا کرنا، کھیل کود کرنا اور خرید و فروخت ہے جبکہ حقیقی اسلامی عید ایک مومن کی عید جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے

آج اچھے کھانے بھی پکاؤ اور کھاؤ اس لئے کہ آج ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا پہلے سے زیادہ موقع میسر آیا ہے، پس یہی حقیقی عید ہے

صرف نرم عمدہ غذا کھالینا، شور شرابا کر لینا، بناوٹی باتیں کر کے عیدیں منالینا، حقیقی عید نہیں ہے۔ حقیقی عید تو وہ ہے کہ ہم اپنے خدا کو راضی کر لیں جب وہ ہمارا نگہبان ہو جائے، جب ہم اللہ تعالیٰ کے حق جو ہمارے ذمّہ ہیں ادا کرنے والے بن جائیں، جب ہم اس کے حکموں پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے بن جائیں، جب ہم ایک دوسرے کیلئے قربانیاں کرنے والے بن جائیں، صرف خود غرضی ہمارا مقصد نہ ہو، جب ہم یتیموں اور غریبوں، ضرورتمندوں کا درد اپنے دل میں محسوس کرتے ہوئے ان کی مدد کرنے والے بن جائیں

یتیموں کیلئے بھی جماعت میں فنڈ ہے، احباب کو اس میں حصّہ لینے کی تحریک

خدا کرے کہ ہم نے رمضان کے دنوں میں جو برکات حاصل کی ہیں یا کرنے کی کوشش کی ہے وہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی مستقل تحریک پیدا کرنے والی ہوں، اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرما دے

خطبہ عید الفطر سیّدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7؍ جولائی 2016ء بمطابق 7؍ وفا 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج عید کا دن ہے اور مسلمان عید کے دن جمع ہو کر دنیا کے ہر خطے میں جہاں بھی وہ آباد ہیں عید مناتے ہیں۔ کچھ علاقوں میں اور ملکوں میں آج عید ہے۔ کچھ میں کل ہو چکی ہے۔ بہر حال جہاں بھی مسلمان آباد ہیں رمضان کے بعد اس عید کے دن عید مناتے ہیں۔ حقیقی مومن ہیں تو اس بات پر خوش ہیں کہ آج ہمیں اللہ تعالیٰ نے رمضان سے گزار کر جمع ہو کر خوشی کرنے اور اپنی عبادت کرنے کی توفیق دی۔ اور حقیقت میں خوشی اور عید وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔ یہ عید صرف مسلمانوں یا اسلام تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ دنیا کی ہر قوم میں، ہر مذہب میں بعض دن عید کے منائے جاتے ہیں یا بعض تہوار خوشی کے رکھے گئے ہیں۔ اور ہر جگہ عید کا یہی تصور اور مقصد ہے کہ خوشی یا عید کے دن ایک قوم یا مذہب کے افراد اکٹھے ہو کر خوشی منائیں۔ اور عموماً یہی سوچ ہوتی ہے کہ جب جمع ہو کر عید منائیں گے، خوشی اور شغل میلے کے سامان کریں گے تو حالات کی وجہ سے جو اکثریت میں لوگوں میں کوفت اور تکان پیدا ہو جاتی ہے وہ دور ہو گی۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ کھیل کود اور شغل میلہ کچھ وقت کے لئے پریشانیاں ختم کر کے انہیں وقتی ذہنی سکون کے سامان مہیا کرے گا۔

بچوں میں بھی دیکھیں تو یہ چیز نظر آتی ہے کہ اگر انہیں کچھ دن علیحدہ رکھیں یا بچے علیحدہ رہیں، گھر میں بند رہیں تو ان میں افسردگی اور چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ مل جل کر رہیں، اکٹھے کھیلیں کودیں تو خوش رہتے ہیں اور باوجود اس کے کہ کھیل کود سے بچوں کو تھکاوٹ بھی ہوتی ہے آپس میں کھیلتے ہوئے بچے لڑ بھی پڑتے ہیں لیکن پھر بھی بڑے خوش اور تازہ دم نظر آتے ہیں۔ بچوں کی سوچ کے مطابق یہی ان کی عید ہے جو انہیں خوشی پہنچا رہی ہوتی ہے۔ ایک ماحول ہوتا ہے جو ان کی ذہنی تازگی کے سامان پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ جن ماں باپ کے بچے بچوں میں مل جل کر کھیلتے نہیں، علیحدگی پسند ہوتے ہیں، ایک کونے میں لگے رہتے ہیں ان کے ماں باپ پریشان ہو جاتے ہیں کہ شاید کسی بیماری کا اثر ہے یا کوئی اور نفسیاتی وجہ ہے۔ بہر حال یہ انسان کی فطرت ہے کہ انسان مل جل کر رہے اور مل جل کر خوشیاں منائے اور ایسے مواقع پیدا کرے جہاں یکسانیت کو اجتماعی اکٹھ کے ذریعہ ختم کیا جائے۔ اس انسانی فطرت کا اظہار بڑوں میں بھی ہوتا ہے۔ خوشی کا ماحول خوشی کے اثرات قائم کر رہا ہوتا ہے۔ غمی کا ماحول غم کے اثرات قائم کر رہا ہوتا ہے۔

غم کو خوشی میں بدلنے کے لئے بعض انسانوں نے اپنے لئے انفرادی طریقے بھی ایجاد کئے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ذہنی کوفت اور پریشانیوں کو دُور کرنے کے لئے شراب یا دوسری نشہ آور چیزوں کا استعمال انہیں فائدہ پہنچا رہا ہے، ان کے غموں کو دور کر رہا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ چیزیں بے سکونیوں کو زیادہ بڑھاتی ہیں۔ بے سکونی کی طرف لے کے جاتی ہیں اور نتیجۃً صحت کو بھی برباد کرتی ہیں۔ تو بہر حال بات یہ ہو رہی ہے کہ انسان کی فطرت ہے کہ ماحول کے اثرات اس پر ظاہر ہوں۔ بعض

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

دوسری دنیا تو انبیاء کی تاریخ پڑھتی ہے یا سنتی ہے، دوسرے مسلمان قرآن کریم میں انبیاء اور ان کے ماننے والوں کی باتیں پڑھتے اور سنتے ہیں اور ابتدائی مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے واقعات اور ان کی مظلومیت کی باتیں پڑھتے ہیں یا اپنے علماء سے سنتے ہیں لیکن احمدی مسلمان وہ ہیں جو مسیح محمدی کو ماننے کی وجہ سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو ماننے کی وجہ سے، اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آنے والے اللہ تعالیٰ کے فرستادے پر ایمان لانے کی وجہ سے عملاً اس حالت سے گزر رہے ہیں جو دوسروں کے لئے شاید مذہبی مظالم کے پرانے واقعات اور داستانیں ہوں

ہم وہ لوگ ہیں اور ہمیں ایسا ہونا چاہئے کیونکہ ہم نے مسیح موعود کو مانا ہے جو دنیاوی آزمائشوں اور مخالفین کی دشمنیوں کی وجہ سے نہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑنے والے ہیں نہ اپنے ایمان سے پیچھے ہٹنے والے ہیں، ہم اس بات کا ادراک رکھنے والے ہیں کہ ہمارے دکھوں کا مداوا صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ہمیں تکلیف کے وقت دنیاداروں کے سامنے نہیں بلکہ سب طاقتوں کے مالک خدا کے سامنے جھکنا ہے۔ اس سے مدد مانگنی ہے وہی ہے جو ہمیں ہمارے صبر اور دعا کی وجہ سے ان مشکلات سے نجات دلانے والا ہے اور نجات دلائے گا انشاء اللہ

ایک صابر اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے مومن کیلئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبریاں ہی خوشخبریاں ہیں

قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں مخالفتوں اور مظالم پر صبر کرنے اور دعاؤں سے کام لینے کی تاکیدی ہدایات کا تذکرہ

آجکل جماعت احمدیہ کے افراد پر مختلف ممالک میں سختی، پریشانی اور تکلیف کے جو حالات ہیں اس پر ہمارا کام ہے کہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں۔ وہی ہے جو ائمۃ الکفر کو پکڑ کر ہمیں ان سے بچانے کی، ان کے مکروں سے بچانے کی، ان کی تدبیروں سے بچانے کی سب سے زیادہ طاقت رکھتا ہے اور جماعت کی تاریخ میں ہم یہی دیکھتے آئے ہیں کہ دشمن اپنی تمام تر طاقتوں اور وسائل کے باوجود بھی ناکام ونامراد ہی ہوا ہے اور جماعت کا قدم آگے ہی بڑھتا چلا گیا ہے

پاکستان میں بھی، آجکل کشمیر میں پاکستانی مُلّاں کے زیر اثر وہاں کا مُلّاں بھی اور وہاں کے سیاستدان بھی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد کشمیر اسمبلی میں پیش کر رہے ہیں بلکہ پیش ہوئی ہے۔ بہرحال یہ لوگ جو کچھ بھی کرنا چاہیں کرلیں۔ پاکستان کی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر کیا حاصل کرلیا؟ کون سی جماعت کی ترقی رک گئی؟ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت تو نئی سے نئی وسعتوں کو حاصل کرتی چلی جارہی ہے۔ لیکن افراد جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کیلئے دعا کرنا اور اس کے آگے جھکنا، اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مزید وارث بنائے گی

الجزائر، بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور عرب ممالک میں احمدیت کی مخالفت کا تذکرہ

گزشتہ دنوں بنگلہ دیش میں مولویوں کی طرف سے ہماری مسجد پر حملہ ہوا جس میں ہمارے مربی چاقوؤں اور خنجروں کے وار سے شدید زخمی ہوئے

بعض احمدیوں کے متعلق شکایت ہے کہ وہ تبلیغ کے دوران مخالف کیلئے سخت زبان کا استعمال کرتے ہیں اگر یہ بات سچ ہے تو بہتر ہے کہ وہ تبلیغ نہ کیا کریں، یہ تبلیغ انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنانے والی ہوتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ سوشل میڈیا پر بعض احمدی چڑ کر غلط رنگ میں اور سختی سے ان لوگوں کے جواب دیتے ہیں تو غلط کرتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس طرح ہم صرف یہ ایک گناہ نہیں کر رہے ہیں بلکہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں کہ نئی نسل کو بھی احمدیت سے دُور کر رہے ہیں۔ بعض نوجوانوں میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے پاس دلیل نہیں تھی شاید اس لئے ہم سختی سے جواب دے رہے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے۔ پس ایسے لوگوں کو فوری طور پر اپنے رویّے بدلنے کی ضرورت ہے

مکرم پی پی ناظم الدین صاحب آف پینگاڈی کیرالہ، انڈیا کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12رمئی 2017ء بمطابق 12رہجرت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ- اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرۃ:154) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

انسان کی زندگی میں بہت سے مسائل آتے ہیں جن کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ذاتی طور پر بہت سی دنیاوی مشکلات میں سے انسان گزرتا ہے۔ ایسے حالات آتے ہیں جہاں سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ مال، اولاد اور دنیاوی چیزوں کا نقصان ہوتا ہے۔ یا تو دنیادار رو پیٹ کر ایسے حالات میں یہ نقصان برداشت کر لیتا ہے اور اکثر میں تو یہ برداشت نہیں ہوتا کیونکہ اس برداشت کرنے میں بھی ایک دنیادار جیسے برداشت کر رہا ہوتا ہے کئی کفریہ کلمات اور اللہ تعالیٰ سے شکوے کے الفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں۔ یا بعض ایسے ہوتے ہیں جو دنیاوی نقصانوں کو برداشت نہ کرتے ہوئے بعض دفعہ دماغی توازن ہی کھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو صرف اس لئے جان، مال کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے یا ذہنی اذیّتوں سے گزرنا پڑتا ہے یا جسمانی اذیتیں مار دھاڑ کی صورت میں برداشت کرنی پڑتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی نبی اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے پر وہ لوگ ایمان لانے والے ہوتے ہیں۔ گویا ان کے دنیاوی مالی نقصان بھی خدا تعالیٰ کی خاطر ہوتے ہیں۔ جانی نقصان بھی خدا تعالیٰ کے لئے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اس سب نقصان سے بغیر کسی شکوے کے گزر جاتے

ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ سے دعا ضرور کرتے ہیں کہ اے اللہ! اب جبکہ ہم پر یہ سب کچھ تیرے بھیجے ہوئے کو ماننے کی وجہ سے وارد کیا جا رہا ہے تو ہمارے صبر کی طاقتوں کو بھی بڑھا اور خود ہی ہماری مدد کو آ اور ان ظالموں کے ظلموں سے ہمیں بچا۔ تیری خاطر جس امتحان سے ہم گزر رہے ہیں اس میں ثباتِ قدم بھی عطا فرما۔

دوسری دنیا تو انبیاء کی تاریخ پڑھتی ہے یا سنتی ہے، دوسرے مسلمان قرآن کریم میں انبیاء اور ان کے ماننے والوں کی باتیں پڑھتے اور سنتے ہیں اور ابتدائی مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے واقعات اور ان کی مظلومیت کی باتیں پڑھتے ہیں یا اپنے علماء سے سنتے ہیں لیکن احمدی مسلمان وہ ہیں جو مسیح محمدی کو ماننے کی وجہ سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو ماننے کی وجہ سے، اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آنے والے اللہ تعالیٰ کے فرستادے پر ایمان لانے کی وجہ سے عملاً اس حالت سے گزر رہے ہیں جو دوسروں کے لئے شاید مذہبی مظالم کے پرانے واقعات اور داستانیں ہوں۔

بعض اور گروہ اور فرقے بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بھی مذہب کی وجہ سے مخالفتوں اور دشمنیوں کا سامنا کر رہے ہیں لیکن یہ سب لوگ یہ جماعتیں یا گروہ جو ہیں، وہ موقع ملنے پر اپنے مخالفین اور دشمنوں سے اسی طرح ظلم کر کے بدلہ بھی لے لیتے ہیں جس طرح کے ظلم ان پر ہوئے ہوتے ہیں لیکن احمدی ہی ہیں جو مومن ہونے کا نمونہ دکھاتے ہوئے، قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیتے ہوئے، ظلموں پر صبر کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ پس احمدی مسلمانوں میں اور دنیا کے دوسرے لوگوں میں یہ ایک بہت بڑا فرق ہے۔

ہم وہ لوگ ہیں اور ہمیں ایسا ہونا چاہئے کیونکہ ہم نے مسیح موعود کو مانا ہے، جو دنیاوی آزمائشوں اور مخالفین کی دشمنیوں کی وجہ سے نہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑنے والے ہیں، نہ اپنے ایمان سے پیچھے ہٹنے والے ہیں۔ ہم اس بات کا اِدراک رکھنے والے ہیں کہ ہمارے دکھوں کا مداوا صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ہمیں تکلیف کے وقت دنیاداروں کے سامنے نہیں بلکہ سب طاقتوں کے مالک خدا کے سامنے جھکنا ہے۔ اس سے مدد مانگنی ہے۔ وہی ہے جو ہمیں ہمارے صبر اور دعا کی وجہ سے ان مشکلات سے نجات دلانے والا ہے اور نجات دلائے گا انشاء اللہ۔ وہ کبھی خالص ہو کر اپنی طرف جھکنے والوں کو خالی ہاتھ واپس نہیں کرتا۔ وہ جو اس کی خاطر، اس کی قائم کردہ جماعت کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں انہیں ضرور جزا دیتا ہے۔ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کرنے والے ہیں اور اس کا اِدراک رکھنے والے ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمد للہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب المؤمن امرہ کلّہ خیر، حدیث 7500)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بڑی تکلیفیں پہنچنا یا بڑی بڑی تکلیفیں پہنچنا اور اس پر صبر اور دعا بندے کو خیر کا موجب بناتے ہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں کو نوازنے والی وہ ہستی ہے جو چھوٹی سے چھوٹی تکلیف جو مومن کو پہنچتی ہے اس پر بھی اسے نوازے بغیر نہیں چھوڑتا۔ چنانچہ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، بے چینی، تکلیف اور غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی بعض خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض حدیث 5641)

پس یہ ہے ہمارا وہ رحیم و کریم خدا جو ایک مومن کو ذرا ذرا سی بات پر نوازتا ہے۔ ایک صابر اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے مومن کے لئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبریاں ہی خوشخبریاں ہیں۔

پھر ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبر اور دعا کی اہمیت بتاتے ہوئے اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے سلوک کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں بہنے والا قطرۂ خون اور رات کے وقت نفل پڑھتے ہوئے خشیت باری تعالیٰ کے نتیجہ میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کر کے پیتا ہے۔ یعنی انسان کی مشکلات کے وقت غم کی جو حالت ہوتی ہے اس پر جب انسان صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو وہ صبر بے انتہا پسند آتا ہے۔ اور فرمایا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کو غصہ کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں ہے جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں انسان پیتا ہے۔ غصہ کرنے والا گھونٹ نہیں، غصہ دبانے والا گھونٹ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 8، صفحہ 141، کتاب الزھد، باب ما ذکر عن نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الزھد، حدیث 108، مطبوعہ دار الفکر بیروت) بہت سے مواقع آتے ہیں انسان غصہ دباتا ہے، صبر کرتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرتا ہے تو اس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنتا ہے۔

پس چاہے ذاتی معاملات ہوں جن کی وجہ سے کسی سے نقصان پہنچ رہا ہو یا جماعتی معاملات ہوں اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول بیان فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور صبر کا مظاہرہ کرنا اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے۔ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کیلئے بڑی غیرت رکھتا ہے اور دشمن کو پکڑتا ہے جو اس کو تکلیف اور نقصان پہنچانے والے ہوتے ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق باب التواضع، حدیث 6502)

پس جس معاملے کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ میں لیوے اس کو بندے کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف جھکنے والوں اور صبر کرنے والوں کے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے بلکہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت بخشتا ہے۔ (سنن الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر، حدیث 2325) اور جسے خدا تعالیٰ عزت بخشے اس سے بڑا ایک بندے کے لئے کیا اعزاز ہو سکتا ہے۔

پس آجکل جماعت احمدیہ کے افراد پر مختلف ممالک میں جو سختی، پریشانی اور تکلیف کے حالات ہیں اس پر ہمارا کام ہے کہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں۔ وہی ہے جو ائمۃ الکفر کو پکڑ کر ہمیں ان سے بچانے کی، ان کے مکروں سے بچانے کی، ان کی تدبیروں سے بچانے کی سب سے زیادہ طاقت رکھتا ہے اور جماعت کی تاریخ میں ہم یہی دیکھتے آئے ہیں کہ دشمن اپنی تمام تر طاقتوں اور وسائل کے باوجود بھی ناکام و نامراد ہی ہوا ہے اور جماعت کا قدم آگے ہی بڑھتا چلا گیا ہے۔

مشکلات اور تکلیفوں کے دَور سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو بھی گزرنا پڑا اور ان سے گزر کر ہی پھر کامیابیاں ملیں تو ہم کیا چیز ہیں جو بغیر کسی تکلیف برداشت کئے کامیابیاں حاصل کر لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تکلیف دہ دور کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’تیرہ برس کا زمانہ کم نہیں ہوتا۔ اس عرصہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جس قدر دکھ اٹھائے ان کا بیان بھی آسان نہیں ہے۔ قوم کی طرف سے تکالیف اور ایذا رسانی میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی جاتی تھی۔‘‘ فرمایا کہ ’’اور ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف صبر و استقلال کی ہدایت ہوتی تھی‘‘ (ایک طرف تو قوم تکلیفوں پر تکلیفیں دیئے چلی جا رہی ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا حکم یہ تھا کہ صبر کرو اور استقلال دکھلاؤ۔) فرماتے ہیں کہ ’’اور بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے تُو بھی صبر کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے اور تبلیغ میں سُست نہ ہوتے تھے بلکہ قدم آگے ہی پڑتا تھا‘‘۔ فرمایا ’’اور اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر پہلے نبیوں کا سا نہ تھا کیونکہ وہ تو ایک محدود قوم کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے اس لئے ان کی تکالیف اور ایذا رسانیاں بھی اسی حد تک محدود ہوتی تھیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر بہت ہی بڑا تھا کیونکہ سب سے اوّل تو اپنی ہی قوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف ہو گئی اور ایذا رسانی کے درپے ہوئی اور پھر عیسائی بھی دشمن ہو گئے‘‘۔

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 198 تا 199، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جب ہم اس شخص کی بیعت میں آ کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آیا ہے اور تمام مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے آیا ہے اور مسلمانوں کی بھی جو فرقہ بندیاں ہیں انہیں ختم کر کے ایک ہاتھ پر جمع کر کے اُمّت واحدہ بنانے کے لئے آیا ہے تو ہمیں بھی اپنوں اور غیروں، سب کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ غیر تو اس وقت دنیا کے اکثر ممالک میں کھل کر اس طرح مخالفت نہیں کرتے جس طرح اسلام کے پہلے دَور میں مسلمانوں کو ان مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بلکہ یہ لوگ جو غیر مسلم ہیں اگر وہ مخالفت کرتے ہیں تو بڑے طریقے سے اور بڑا سوچ سمجھ کر اسلام پر حملے کرنے کے ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں جو یہ کہہ سکیں کہ دیکھو ہم نے ظلم کوئی نہیں کیا۔ لیکن مخالفتیں بہرحال کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کا دفاع بھی ہم نے اسی طریقے سے کرنا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ہتھیار اسلام کے مخالفین اسلام کو ختم کرنے کیلئے استعمال کر رہے ہیں وہی ہم نے کرنے ہیں۔ اور وہ لٹریچر اور تبلیغ کا ہتھیار ہے۔ (ماخوذ از چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 93)

جب غیر مسلم دنیا میں اسلام پھیلنا شروع ہو گا تو پھر غیر مسلم ممالک بھی جماعت کی مخالفت کریں گے۔ جب وہ دیکھیں گے کہ یہاں کے مقامی لوگ بھی اسلام قبول کر رہے ہیں بلکہ بعض جگہ ایسے واقعات ہو بھی جاتے ہیں۔ شروع میں بعض چرچوں نے بڑی خوش دلی سے ہمیں اپنے فنکشن کرنے کے لئے جگہ دی لیکن جب دیکھا کہ لوگوں کا رجحان اس طرف بڑھ رہا ہے تو مخالفت شروع ہو گئی اور دینے سے انکار کر دیا۔ ان کو پتا لگ رہا ہے کہ یہ اسلام جو حقیقی اسلام ہے، جماعت احمدیہ جس کی تبلیغ کرتی ہے اور پھیلا رہی ہے یہ ایک وقت میں غلبہ حاصل کر لے گا اور یہ مقدر ہے کہ حقیقی اسلام جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی پھیلنا ہے لیکن اس وقت مُلّاں جو ہے، مسلمان لوگ جو ہیں اور مسلمانوں کے مُلّاں اپنے منبر کے چھن جانے کے خوف سے ہر جگہ مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ اسی طرح ظلم کر رہے ہیں جس طرح پرانے زمانے میں مذاہب پر کئے گئے۔ سیاستدان بھی اس خوف سے کہ مُلّاں کے پیچھے چلنے والا ووٹر ہمارے ہاتھ سے نہ جاتا رہے، ووٹ اور سستی شہرت کے لئے ان کے پیچھے چلتے ہیں ورنہ ان لوگوں کو تو مذہب کی الف، ب کا بھی پتہ نہیں۔ اکثریت شاید نماز بھی نہ پڑھتی ہو بلکہ شاید ہی کبھی جمعہ کی نماز پہ آتے ہوں اور عید کی نماز پڑھنے والے ہوں۔ لیکن اسلام کی غیرت کے نام پر احمدیوں پر حملے ضرور کرتے ہیں یا اسمبلیوں میں قانون پاس

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پاکستان میں بھی آجکل کشمیر میں پاکستانی مُلّاں کے زیر اثر وہاں کا مُلّاں بھی اور وہاں کے سیاستدان بھی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد کشمیر اسمبلی میں پیش کر رہے ہیں بلکہ پیش ہوئی ہے۔ بہرحال یہ لوگ جو کچھ بھی کرنا چاہیں کرلیں۔ پاکستان کی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر کیا حاصل کرلیا؟ کون سی جماعت کی ترقی رک گئی؟ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت تو نئی سے نئی وسعتوں کو حاصل کرتی چلی جارہی ہے۔ لیکن افراد جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے دعا کرنا اور اس کے آگے جھکنا، اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مزید وارث بنائے گی۔

پھر الجزائر میں مخالفت ہے جیسا کہ گزشتہ خطبوں میں کئی دفعہ مَیں ذکر کر چکا ہوں۔ احمدیت کی وجہ سے کئی لوگ جیل میں ہیں جن کو ایک سال سے تین سال تک کی سزا دی گئی ہے۔ درجنوں احمدیوں کی سزاؤں کے اعلان ہو چکے ہیں۔ ابھی تک جیل میں تو نہیں بھیجا لیکن کسی وقت بھی پکڑ کر ان کو جیل میں بھیجا جا سکتا ہے۔ مختلف قسم کی پابندیاں صرف اس لئے عائد ہیں کہ وہاں بھی مُلّاں کو احمدیت کی ترقی کھٹک رہی ہے اور ان سے یہ برداشت نہیں ہو رہا۔

اسی طرح بنگلہ دیش میں مسلسل مخالفت چلتی رہتی ہے۔ انڈونیشیا میں چلتی ہے۔ عرب ممالک میں چلتی ہے۔ لیکن گزشتہ دنوں بنگلہ دیش میں ایک جگہ جس کا نام شوھاگی ہے۔ ضلع میمن سنگھ کا یہ قصبہ ہے۔ یہاں کی ہماری مسجد پر مولویوں نے حملہ کیا اور ہمارے مربی مستفیض الرحمن صاحب کو چاقوؤں کے وار کر کر کے، خنجروں کے وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ اتنے کاری اور شدید وار چاقو کے ساتھ یا خنجر کے ساتھ کئے کہ سارا جسم ان کا چھلنی کر دیا۔ پیٹ میں بھی ایسی جگہ وار ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ان کا گردہ بھی باہر آ گیا۔ گردن پر وار تھے۔ بس شہ رگ کٹنے سے بچ گئی۔ لیکن دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ ہر جگہ سے خون کے فوّارے نکل رہے تھے۔ بہرحال پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ وہ آئی اور حملہ آوروں سے نکال کر انہیں لے گئی اور ہسپتال پہنچایا۔ جماعت کے افراد بھی پہنچ گئے۔ خدام فوراً پہنچے جنہوں نے خون دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ میڈیکل ایڈ پہنچ گئی۔ ہسپتال پہنچ گئے جہاں اچھے ڈاکٹر بھی تھے اور اچھا علاج بھی ہوتا رہا۔ کئی گھنٹے کا ان کا آپریشن ہوا۔ بہرحال کل تک کی جو اطلاع ہے اس کے مطابق stable تو ہیں لیکن ابھی حالت خطرے سے باہر نہیں۔ گو کہ تھوڑی سی ہوش میں بھی آ گئے ہیں اور ہوش میں آنے کے بعد بول تو نہیں سکتے تھے لیکن کاغذ قلم لے کر انہوں نے لکھ کر جو باتیں کی ہیں اس میں بھی یہی لکھ کر دیا کہ فلاں مربی صاحب کی حفاظت کا انتظام رکھیں کیونکہ ان کو بھی خطرہ ہے یا اپنے والدین کی فکر کا اظہار کیا اور اس تکلیف میں سے گزرنے کے باوجود بھی ایک مومن کی شان ہے کہ دوسروں کی فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی بھی عطا فرمائے اور کامل اور جلد شفا عطا فرمائے۔

بہرحال مخالفتوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی ہمیں یہ بتا دیا تھا کہ اگر احمدیت قبول کی ہے تو ان سختیوں سے بھی گزرنا پڑے گا۔ چنانچہ ایک موقع پر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کے لئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے۔ چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بھائی بہن بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔ السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’مَیں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ تم انبیاء ورسل سے زیادہ نہیں ہو۔ ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئیں اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقعہ ملے۔ دعاؤں میں لگے رہو۔ پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء ورسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو۔ تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبولِ حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے۔‘‘ (اس کی وجہ سے فکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ تمہارا سچا دوست نہیں ہے) ’’ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا۔ تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو‘‘۔ (ہمارا رویّہ پھر بھی یہی ہو کہ دوسرے دشمنی کر رہے ہیں تو ہم نے ان کے پیچھے ان کے لئے دعا کرنی ہے۔ فرمایا یہ دعا کرو) ’’کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 203، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) احمدیت قبول کر کے کوئی جرم نہیں کیا کوئی گناہ نہیں کیا کسی گند میں نہیں گئے بلکہ یہ اچھا رستہ ہے جو تم نے اختیار کیا۔

پس یہ وہ ردّعمل ہے جو ان حملوں کے بعد ہم نے دکھانا ہے اور ہمیں دکھانا چاہئے۔ بیشک قانونی چارہ جوئی ہم کرتے ہیں۔ دعا بھی ان کی اصلاح کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی جو مجرم ہیں ان کے لئے قانونی چارہ جوئی بھی کرتے ہیں اور کریں گے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور نہ چھوڑیں گے اور نہ چھوڑنا چاہئے اور ہر مصیبت اور مشکل میں اللہ تعالیٰ کے آگے ہی ہم جھکتے ہیں اور اسی کے آگے جھکیں گے انشاء اللہ۔

لیکن بعض دفعہ بعض لوگوں کے بارے میں مجھے شکایات ملتی ہیں کہ ان کو ایسی مشکلات بھی نہیں، یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں ان کو تبلیغ کے مواقع بھی میسر آتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ براہ راست تبلیغ کرتے ہوئے بعض لوگوں کو یا سوشل میڈیا پر مولویوں کو تبلیغ کرتے ہوئے یا بعض دفعہ ان سے مناظرہ کرتے ہوئے ایسی سخت زبان استعمال کرتے ہیں جو احمدی کے شایان شان نہیں ہے۔ اور بعض لکھنے والے مجھے لکھتے ہیں کہ احمدیوں کے منہ سے ایسی گندی گالیاں اور ایسی گفتگو سن کر بڑی پریشانی ہوتی ہے جو ان لوگوں کے منہ سے اپنے مخالفین کے لئے، غیر احمدی مولویوں کے لئے یا جس سے مناظرہ کر رہے ہوتے ہیں اس کے لئے نکل رہی ہوتی ہیں۔ بہرحال یہ باتیں کسی طرح بھی ایک احمدی کو زیب نہیں دیتیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ کہاں تک سچ ہے۔ مَیں نے خود تو نہیں دیکھا لیکن مجھے لکھنے والوں نے لکھا کہ جب ایسی گفتگو ہوتی ہے تو احمدیوں کے مقابلہ میں غیر احمدیوں کی زبان زیادہ نرم ہوتی ہے۔ اگر تو یہ بات سچ ہے تو پھر مَیں ایسے احمدیوں سے کہوں گا کہ بہتر ہے وہ تبلیغ نہ کیا کریں۔ یہ تبلیغ ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنانے والی ہوگی۔ جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے اللہ تعالیٰ کو تو صبر اور غصہ کا گھونٹ پینے والا پسند ہے۔ ہم تو اعلان ہی یہ کرتے ہیں کہ غصہ آتا ہی انہیں ہے جن کے پاس کوئی دلیل نہ ہو۔ پس اگر ہمارے پاس دلیل ہے تو غصہ کا پھر کوئی جواز نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’دیکھو مَیں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو۔ لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آ جاتی ہے‘‘۔ (تو ہمارے لئے تو یہ تعلیم ہے کہ گالیاں بھی ہیں تو نرمی سے جواب دو۔) فرمایا کہ ’’خود اسے شرم آ جاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔‘‘ (کئی دفعہ ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ جن مخالفین کی نیک فطرت تھی ان کو شرم آئی۔ فرمایا کہ) ’’مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب مَیں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو مَیں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے۔ بلکہ مَیں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی ہے‘‘ اگر کوئی بہت زیادہ غصہ دلائے اور جس سے جوش پیدا ہو یا اشتعال پیدا ہو تو اس کی یہی وجہ ہو سکتی ہے ’’کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں۔ تو اس معاملے کو خدا کے سپرد کر دو۔ تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ میں ان لوگوں سے کس قدر گالیاں سنتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں اور کھلے کارڈوں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ بے رنگ خطوط آتے ہیں جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے اور پھر جب پڑھتے ہیں تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے۔ ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں کہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی پیغمبر کو بھی ایسی گالیاں نہیں دی گئی ہیں اور مَیں اعتبار نہیں کرتا کہ ابوجہل میں بھی ایسی گالیوں کا مادہ ہو۔ لیکن یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے۔ جب مَیں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی۔ تم دیکھو کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ ان کی گالیاں، ان کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز نہیں تھکا سکتے۔ اگر مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو بیشک مَیں ان کی گالیوں سے ڈر جاتا۔ لیکن مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پروا کروں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم خود غور کرو کہ اُن کی گالیوں نے کس کو نقصان پہنچایا ہے؟ ان کو یا مجھے؟ ان کی جماعت گھٹی ہے اور میری بڑھی ہے۔ اگر یہ گالیاں کوئی روک پیدا کر سکتی ہیں تو‘‘ (جس زمانے میں آپ نے لکھا۔ فرمایا کہ اِس وقت) ’’دو لاکھ سے زیادہ جماعت کس طرح پیدا ہو گئی‘‘۔ (اور آج ان گالیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں 209 ملکوں میں جماعت قائم ہے۔ فرمایا کہ ’’یہ لوگ ان میں سے ہی آئے ہیں یا کہیں اَور سے؟‘‘۔ (یہ جو گالیاں دینے والے تھے انہی لوگوں میں سے یہ لوگ آئے ہیں اور جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔) ’’انہوں نے مجھ پر کفر کے فتوے لگائے لیکن اس فتویٰ کفر کی کیا تاثیر ہوئی؟ جماعت بڑھی‘‘۔ (کفر کے فتووں کا نتیجہ کیا نکلا؟ کہ جماعت بڑھ گئی۔) ’’اگر یہ سلسلہ منصوبہ بازی سے چلایا گیا ہوتا تو ضرور تھا کہ اس فتویٰ کا اثر ہوتا۔‘‘ (اس جماعت کو بنانے کا اگر میرا کوئی منصوبہ ہوتا تو فتووں کا اثر ہوتا لیکن کوئی اثر نہیں ہوا۔ فرمایا) ’’اور میری راہ میں وہ فتویٰ کفر بڑی بھاری روک پیدا کر دیتا۔ لیکن

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

جو بات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو انسان کا مقدور نہیں ہے کہ اسے پامال کر سکے۔ جو کچھ منصوبے میرے مخالف کئے جاتے ہیں پہچان کرنے والوں کو حسرت ہی ہوتی ہے۔ مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں ایک عظیم الشان دریا کے سامنے جو اپنے پورے زور سے آرہا ہے اپنا ہاتھ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ اس سے رک جاوے۔ مگر اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ رک نہیں سکتا۔ یہ ان گالیوں سے روکنا چاہتے ہیں مگر یاد رکھیں کہ کبھی نہیں رکے گا"۔ فرمایا "کیا شریف آدمیوں کا کام ہے کہ گالیاں دے۔ مَیں ان مسلمانوں پر افسوس کرتا ہوں"۔ فرمایا "مَیں ان مسلمانوں پر افسوس کرتا ہوں کہ یہ کس قسم کے مسلمان ہیں جو ایسی بے باکی سے زبان کھولتے ہیں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایسی گندی گالیاں میں نے تو کبھی کسی چوڑے چمار سے بھی نہیں سنی ہیں جو اِن مسلمان کہلانے والوں سے سنی ہیں۔ ان گالیوں میں یہ لوگ اپنی حالت کا اظہار کرتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں کہ وہ فاسق و فاجر ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور ان پر رحم کرے۔"

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 203 تا 205، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر یہ صحیح ہے کہ سوشل میڈیا پر بعض احمدی چڑ کر غلط رنگ میں اور سختی سے ان لوگوں کے جواب دیتے ہیں تو غلط کرتے ہیں۔ اس طرح ہم صرف یہ ایک گناہ نہیں کر رہے بلکہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں کہ نئی نسل کو بھی احمدیت سے دور کر رہے ہیں۔ بعض نوجوانوں میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے پاس دلیل نہیں تھی شاید اس لئے ہم سختی سے جواب دے رہے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ گالیوں کا جواب گالیوں سے دینے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہمارے پاس دلیل نہیں ہے۔ پس ایسے لوگوں کو فوری طور پر اپنے رویّے بدلنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار مختلف طریقوں سے ہمیں سمجھایا کہ ہمیں صبر کا دامن پکڑے رہنا چاہئے اور اس وقت بھی مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ مَیں یہ بار بار اس لئے رکھ رہا ہوں تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سب پر واضح ہو جائے۔ فرمایا کہ:

"یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن مَیں اُن کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ اُن پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں۔" (دلیل ان کے پاس رہی نہیں۔ عاجز آ چکے ہیں اور اس لئے دلیل نہ ہونے کی وجہ سے وہ گالیاں دیتے ہیں۔) فرمایا کہ "کفر کے فتوے لگائیں۔ جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افترا اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ مَیں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اس لئے جہاں مَیں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھائیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔" (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 180، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اگر عقل و فکر کی قوتوں میں اضافہ کرنا ہے، دل و دماغ میں نور پیدا کرنا ہے تو غصہ اور جوش کو ہمیں ہر وقت دبانے کی ضرورت ہے تبھی اللہ تعالیٰ کے فضل مزید بڑھیں گے۔ جماعت احمدیہ کی ترقی کسی جوش اور غضب کے ظاہر کرنے سے نہیں ہوئی۔ اب تک جو ترقی ہو رہی ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غلبہ دینا ہے۔ پس جب غلبہ اس نے دینا ہے اور اس کام میں برکت اس نے ہی ڈالنی ہے جو ہم تبلیغ کا بھی اور دوسرا کرتے ہیں تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی گزارنی چاہئے جس میں آپ نے فرمایا کہ: "دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں۔" (ظاہری چیزوں پر بھروسہ کرتے ہیں) "مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو۔ کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے اور کسی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے۔" فرمایا "غرض اپنے اعمال کو صاف کرو۔" (ہمیں نصیحت فرمائی کہ اپنے اعمال کو صاف کرو) "اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔" (پس یہ مثال سامنے رکھو کہ جہاں شکار جو شکاری سے ڈر کے دوڑتا ہے اگر سست ہوا تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے۔ اسی طرح انسان اگر اپنی عبادتوں میں، دعاؤں میں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے میں غفلت کرے گا تو پھر شیطان کا شکار ہو سکتا ہے۔) فرمایا کہ "توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو۔" (یہ ضرور یاد رکھو کہ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو) "اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو۔" (استغفار بہت زیادہ کیا کرو) "کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جائے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے"۔ فرمایا کہ "اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے۔ اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے"۔ فرمایا کہ "آجکل اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں۔" (وہاں قادیان میں آئے ہوئے کچھ لوگوں کو آپ یہ نصیحت فرما رہے تھے کہ جب تم یہاں سے جاؤ گے تو تمہیں بہت کچھ لوگوں سے سننا پڑے گا۔ لوگ بڑی باتیں کریں گے کہ تم نے ایک مجذوم، کافر، دجّال وغیرہ کی بیعت کی ہے۔) فرمایا کہ "ایسا کہنے والوں کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ تم ان کے لئے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے۔ اور جیسے کہ تم کو امید ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو ہرگز قبول نہ کریں گے تم بھی ان سے منہ پھیر لو۔" فرمایا "ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو۔"

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 5، صفحہ 303، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمارا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور اسکے حکموں پر چلنے کی کوشش ہمیشہ کرتے رہیں۔ اس کی راہ میں قربانیوں کو صبر اور استقامت سے برداشت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر اور دعا کے ساتھ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے انعاموں کو حاصل کرنے والے رہیں۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم پی پی ناظم الدین صاحب آف پینگاڈی کیرالہ، انڈیا کا ہے جو 3 رمئی کو ٹرین کے حادثے میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اپنی کار پہ جا رہے تھے کہ وہاں ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ قرآن کریم کی نمائش کے حوالے سے ایک میٹنگ سے واپس آ رہے تھے تو یہ حادثہ پیش آیا۔ بڑے مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے اور قادیان کے اجتماعات اور جلسہ سالانہ اور شوریٰ وغیرہ میں باقاعدگی سے شرکت کرنے والے تھے۔ بڑے اَیکٹو ممبر تھے۔ اس وقت ضلعی سیکرٹری مال کی حیثیت سے بھی ان کو کام کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت بھی بطور نائب صدر انصار اللہ بھارت خدمات انجام دے رہے تھے۔ یہ بڑا لمبا عرصہ دبئی میں رہے اور وہاں کے پہلے امیر جماعت کے طور پر انہوں نے خدمت کی توفیق پائی۔ ان کے بڑے وسیع تعلقات تھے اور ان تعلقات کو ہمیشہ جماعت کے لئے انہوں نے استعمال کیا۔ جماعتی نظام کی بے انتہا پابندی کرنے والے اور اپنے ساتھیوں سے بھی پابندی کرواتے تھے۔ عبادت کرنے والے، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، بڑے منکسر المزاج، بڑی نفیس طبیعت کے یہ مالک تھے۔ اور لوگوں کو بڑا فائدہ پہنچانے والے نافع الناس وجود تھے۔ بچوں کی بھی بڑے اچھے انداز میں تربیت کی۔ ہمیشہ نیکی کی تعلیم دیتے، تلقین کرتے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ ان کی ایک بیٹی یہاں بھی رہتی ہے اور ایک بیٹا ان کا دبئی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے اور خلافت اور جماعت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

"تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین

"مشکل حالات سے نکلنے کا صرف
یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 رمارچ 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشاد حضرت امیر المومنین

"زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو
جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 رمارچ 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرم علاء عثمان صاحب (3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے مکرم علاء عثمان صاحب آف سیریا کی بیعت اور سیریا میں 2011 میں شروع ہونے والے فسادات میں ان کے خاندان پر ہونے والے بعض مظالم کا تذکرہ کیا تھا۔ اس قسط میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ مکرم علاء عثمان صاحب بتا رہے تھے کہ وہ عید کے موقع پر دمشق شہر سے اپنی بستی ''حُوش عرب'' گئے جہاں انٹیلی جنس والوں نے انہیں دیکھ لیا۔ یہ وہاں سے تو بخیریت واپس آگئے لیکن ایک روز بعد ہی انٹیلی جنس کے کچھ لوگ ان کے گھر میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد علاء عثمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

دوبارہ گرفتاری

انٹیلی جنس والے مجھے بار بار کہہ رہے تھے کہ تم نے فون پر کسی سے خفیہ رابطہ کیا ہے۔ وہ قصداً ایسا کہہ رہے تھے کیونکہ اس بات سے انکار کی بنا پر وہ مجھے گرفتار کرنا چاہتے تھے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے مجھے تو گرفتار کیا لیکن جاتے جاتے میری ساس اور میرے ایک برادرِ نسبتی کو بھی ساتھ لے گئے۔

دو دن ہمیں جیل میں قید رکھنے کے بعد میرے برادرِ نسبتی کو تحقیق کے لئے بلایا گیا۔ وہ دو گھنٹے کے بعد لوٹا تو کہنے لگا کہ سب کچھ ٹھیک ہے اور مجھے نہ تو مارا گیا نہ ہی کوئی مخصوص جواب دینے پر مجبور کیا گیا۔ میرا غالب خیال یہی تھا کہ میرا برادر نسبتی کسی دباؤ یا مار وغیرہ کا نشانہ نہیں بنے گا کیونکہ اس کے تمام بھائی اور اہل خانہ کا ریکارڈ اچھا ہے۔ جبکہ میرا چھوٹا بھائی حکومت مخالف مظاہروں میں شریک ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا اور نہ جانے اس نے شدتِ تعذیب کی وجہ سے اپنے اور ہمارے بارہ میں کیا کیا اعترافات کئے تھے۔ جبکہ میرا بڑا غیر احمدی بھائی حکومت کے خلاف مسلح گروپوں میں شامل تھا۔ حکومتی کارندے اور انٹیلی جنس والے مجھے بھی اپنے بھائیوں جیسا خیال کرتے تھے۔ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ایک احمدی اپنے دیگر بہن بھائیوں سے ایسے معاملات میں یکسر مختلف ہوتا ہے، کیونکہ وہ ایسے کاموں کا حصہ نہیں بن سکتا جو ملک وقوم کے مفاد کے خلاف اور اس کی تباہی کا باعث ہوں۔

فردِ جرم کی تفصیل

انٹیلی جنس والوں نے میرے برادر نسبتی سے بھی میرے بارہ میں یہ سوال کیا کہ کیا اس کا اس کے بڑے بھائی سے رابطہ ہے؟ میرے برادر نسبتی نے نفی میں جواب دیا۔ یہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی مجھے خطرہ کی بو آرہی تھی۔ چنانچہ دو گھنٹے کے بعد میری باری آگئی اور میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر مجھے ایک کمرے میں لے جایا گیا۔ مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا اس سے قبل بھی مجھے گرفتار کیا گیا ہے؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو اس بارہ میں بہت لمبی بات چیت ہوئی۔ پھر انہوں نے کہا کہ تم پر الزام ہے کہ تم نے اپنے بھائی اور بعض مسلح گروپس کے ساتھ رابطہ کیا ہے، نیز بعض صحافتی تنظیموں اور اداروں کے ساتھ بھی تمہارے رابطہ کی اطلاعات ہیں۔ یہ باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمہارے نام ڈالرز میں ایک معقول رقم باہر کے ملک سے ٹرانسفر ہوئی ہے۔ ہمیں بتائیں کہ یہ رقم کہاں سے آئی ہے؟ نیز یہ بھی کہ آپ اس رقم سے کس دہشتگرد گروپ کی مالی معاونت کرتے ہیں؟

ان کی یہ باتیں سن کر مجھے صحیح طور پر علم ہوا کہ وہ میرے بارہ میں کیا سوچ رہے ہیں۔ گو مجھے اندازہ ہو گیا کہ میری حق گوئی یہاں کام آنے والی نہیں پھر بھی میں نے انہیں حقیقت حال بتاتے ہوئے کہا کہ یہ مختلف کمپنیوں وغیرہ کے ان اشتہارات کی رقم ہے جو میں اپنی ویب سائٹ پر شائع کرتا ہوں۔ نیز میں نے کہا کہ میں اس رقم کو اپنے بینک اکاؤنٹ کے ذریعہ ثابت کرسکتا ہوں اور اس طرح کا کاروبار آج کے دَور میں عام ہے۔

ناکردہ گناہ کا اعتراف کروانے کا طریقہ

انٹیلی جنس آفیسر کو نہ میری بات کی سمجھ آنی تھی، نہ آئی۔ چنانچہ اس کے اشارے پر ایک غول کا غول مجھ پر مُکّوں اور لاتوں سے یلغار کرنے لگ گیا۔ ایسے میں ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے جرم کا اعتراف کرلو بصورت دیگر یونہی مار کھاتے کھاتے مرجاؤ گے۔ میں نے سوچا یہ محض ایک دھمکی ہے اور اس سے ڈر کر میں ایسے جرائم کا اعتراف کیوں کروں جو میں نے کئے ہی نہیں۔ اور اگر میں ان کی معمولی مار برداشت کرلوں تو شاید انہیں میری بے گناہی کا یقین آجائے۔

لیکن میری یہ خوش فہمی محض چند لمحات سے زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ کیونکہ اس آفیسر نے چند لمحات کے بعد ہی اپنے ماتحتوں کو حکم دیا اور مجھے تہہ خانے میں لے گئے۔ میری آنکھوں پر پٹی تھی اور ہاتھ کمر پر بندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے کمر کے بل لٹا کر میری ٹانگوں سے رسّی باندھ کر مجھے الٹا لٹکا دیا اور پھر ڈنڈوں سے مارنے لگے۔ پندرہ منٹ تک یہ سفّاکانہ عمل جاری رہا جس کے بعد مجھے کھول دیا گیا اور چلنے کو کہا گیا، مجھے تو ایسے لگتا تھا جیسے میری ٹانگوں کی ہڈیاں چورا ہو چکی ہیں۔ میں اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہوسکتا تھا۔ بہرحال وہ مجھے گھسیٹتے ہوئے اپنے افسر کے پاس لے گئے جس نے یہ سوچا کہ شاید میں نے شدتِ تعذیب کی وجہ سے ہر قسم کے جرم کا اعتراف کر لیا ہے۔ چنانچہ اس نے کارندے سے پوچھا کہ یہ مار کے پہلے سیشن میں ہی سب کچھ مان گیا ہے؟ کارندے نے کہا کہ نہیں یہ کچھ نہیں بولا۔ اس پر آفیسر گالیاں دیتے ہوئے اپنی کرسی سے اٹھا اور مجھ پر جنونی انداز میں حملہ کر دیا۔ جب اس نے اپنی بھڑاس نکال لی تو کارندوں کو کہا کہ اس کتّے کو لے جاؤ اور اگر یہ کسی جرم کا اعتراف نہیں کرتا تو اسے اتنا مارو کہ یہ جان دے دے۔ یہ حکم سنتے ہی کارندوں نے مجھے پکڑا اور سیڑھیوں سے مجھے گھسیٹتے ہوئے تہ خانے میں لے گئے جہاں انہوں نے کمر پر بندھے ہوئے میرے ہاتھوں کے ساتھ میرے پاؤں بھی جوڑ کر باندھ دیئے اور پھر مجھے لٹکا دیا گیا۔ ایک شخص نے میرے سر کو پکڑ لیا جبکہ دوسرے نے بجلی کے تار سے ضربیں لگانی شروع کیں۔ بجلی کے تار کا ایک وار شاید ہزار ڈنڈوں سے زیادہ سخت تھا۔ ہاتھ پاؤں کو اکٹھا کر کے باندھنے کی وجہ سے میری کمر تو پہلے ہی ٹوٹی جا رہی تھی، اس کے ساتھ تار کے وار اتنے شدید تھے کہ مجھے محسوس ہونے لگا کہ اگر میں نے کسی ناکردہ جرم کا اعتراف نہ کیا تو میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا اور اگر بچ گیا تو باقی کی زندگی اپاہج بن کے گزارنی پڑے گی۔ چنانچہ جان لیوا مار سے بچنے کے لئے میں نے کہا کہ مجھے کھولو میں ہر بات کا اعتراف کرنے کے لئے تیار ہوں۔

وہ خوشی خوشی مجھے کھول کر گھسیٹتے ہوئے اپنے افسر کے پاس لے گئے جو دیکھتے ہی کہنے لگا کہ تم لوگ صرف بجلی کے تار کی مار سے ہی منہ کھولتے ہو۔ پھر اس نے کہا کہ اب بتاؤ تم کن کن باتوں کا اعتراف کرو گے؟ میں تو شدتِ تعذیب کی وجہ سے نیم جان تھا، ہمت کر کے کہا کہ جو تم چاہو۔ اس نے کہا کہ تم خود فیصلہ کرلو۔ اور تو مجھے کچھ یاد نہ آیا بس اس قدر کہہ دیا کہ میں نے پانچصد ڈالرز اپنے دہشتگرد بھائی کو دیئے تھے۔ اس نے کہا اور کس بات کا اعتراف کرتے ہو؟ میں نے کہا پانچ سو ڈالرز اور دیئے تھے۔ پھر وہ ''مزید کس بات کا اعتراف کرتے ہو'' کا سوال دہراتا رہا اور میں ہر بار یہی کہتا رہا کہ میں نے مزید پانچ سو ڈالرز اپنے بھائی کو دیئے۔ تا آنکہ وہ خوش ہو گیا۔ اس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ دہشتگردوں کی مدد کے الزام میں مجھے تین سے پندرہ سال تک کی سزا ہو جائے گی لیکن اس طرح ڈنڈے کھا کھا کر بے موت مرنے سے بہرحال بچ جاؤں گا۔

آفیسر کو مفید مطلب جواب مل گیا تھا چنانچہ اس نے میرے ہاتھوں کو کھول دیا اور مجھے بعض کاغذ تھما کر کہا کہ منہ دوسری طرف کر کے اپنی آنکھوں پر سے پٹی سرکا کر ان پر دستخط کردو۔ میں نے آنکھوں سے پٹی ہٹا کر دیکھا تو وہ انٹیلی جنس کی اس شاخ کے آفیشل پیڈ کے اوراق تھے جن پر کوئی تحریر نہیں تھی۔ گویا میرے دستخط کروا کے پھر میرے جرائم کی تفصیل لکھی جانی تھی۔ میں نے پانچوں اوراق پر دستخط کر دیئے جس کے بعد وہ مجھے سہارا دے کر جیل تک چھوڑ آئے۔

عدالت میں دفاع کا حق

تین روز کے بعد مجھے کسی قدر بہتر جیل خانہ میں منتقل کر دیا گیا۔ میرے پوچھنے پر کسی نے بتایا کہ یہاں ان مجرموں کو لایا جاتا ہے جن کا کیس عدالت میں چلایا جانا مقصود ہوتا ہے۔ میرا برادر نسبتی بھی یہاں تک میرے ساتھ تھا لیکن الحمدللہ کہ وہ ہر قسم کی تعذیب سے محفوظ رہا۔ تین روز مزید بیت گئے جس کے بعد بعض قیدیوں کو بلایا گیا جن میں میرے برادر نسبتی بھی تھے اور ان کو رہا کر دیا گیا۔ جبکہ مجھے بعض اور قیدیوں کے ہمراہ ایک روز بعد دہشتگردی کے خاتمہ کے لئے بنائی جانے والی خصوصی عدالت میں پیش کیا گیا۔ یہاں میری کیسے کیسے تلاشی لی گئی اور کن کن مراحل سے گزرنا پڑا ان سب کو مختصر کرتے ہوئے صرف اتنا کہتا ہوں کہ ہمیں جیل کا یونیفارم پہنانے کے بعد اب تک کی سب سے بڑی سہولت دیتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ باری باری آپ اپنے اہل خانہ سے فون کے ذریعہ بات کر سکتے ہیں۔ شاید اس کا مقصد یہ تھا کہ ہم نے اگر وکیل وغیرہ لینا ہے تو اس کا انتظام کرلیں۔ میں نے اپنی بیوی سے بات کی اور بتایا کہ میں کس جیل میں ہوں۔ وہ اگلے روز ہی آگئی۔ رو رو کر اس کا برا حال ہو چکا تھا۔ اس کے پوچھنے پر میں نے اسے ساری کہانی سنا کر کہا کہ تم کسی وکیل سے بات کرو جو شاید میرا کیس لڑ سکے۔ گو ہماری عدالتوں کے بارہ میں تو مشہور تھا کہ دہشتگردی کی دفعات والے کیس میں وکیل کو بولنے کی بھی اجازت نہیں ہوتی۔ پھر بھی مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ میری بے گناہی کی وجہ سے خاص مدد فرمائے گا۔

دردو اَلم کی داستان کا سحر انگیز اثر

میری اہلیہ نے ایک وکیل عورت سے بات کی اور اس نے ایک روز میری اہلیہ کو بتایا کہ میرے کیس کی سماعت 21 اکتوبر 2014ء کو ہوگی۔ مجھے دہشتگردی کی خصوصی عدالت میں پیش کیا گیا۔ میری وکیل بھی موجود تھی۔ جج نے کہا کہ تم نے اعتراف کیا ہے کہ تم اپنے دہشتگرد بھائی کی مالی معاونت کرتے رہے ہو۔ میں نے کہا کہ یہ اعتراف مجھ سے زبردستی کروایا گیا ہے۔ میں نے یہ کام ہرگز نہیں کیا۔ میرے سامنے دو راستے تھے یا تو میں جبر واکراہ کی چکی میں پِس کر ایسے اعترافات کرلوں یا پھر اہانت آمیز اور دردناک طریق پر جان دے دوں۔ اور میرے اس بیان کی صداقت میرے جسم پر لگے تعذیب کے نشانوں سے عیاں ہے۔ پھر میں نے اس ظلم کی داستان کو آنسوؤں کی جھڑی کے ساتھ دردناک الفاظ میں بیان کیا۔ اس سارے عمل کے دوران میری وکیل خاموش رہی۔ میری کہانی ختم ہوئی تو جج نے قرآن کریم ہاتھ میں لے کر کہا کہ میرے قریب آؤ۔ پھر اس نے کہا کہ اس پر ہاتھ رکھ کر گواہی دو کہ تم نے یہ جرم نہیں کیا۔ میں نے فوراً بڑھ کر یہ گواہی دے دی۔

جج نے کہا کہ تمہارا کیس بہت بڑا اور خطرناک کیس ہے اور میں محض اس بناء پر تمہاری رہائی کا حکم دے رہا ہوں کہ مجھے محسوس ہوا ہے کہ تم مظلوم ہو۔ یوں خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر میری رہائی کے سامان پیدا کئے۔

دعاؤں کے معجزے

مَیں خدا تعالیٰ کی اس نعمت پر شکر کا اظہار کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے بعض قیدیوں نے بتایا تھا کہ ایسا کرنے سے بھی عملہ کو شک ہو جاتا ہے اور پھر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا میں نے اپنے جذبات کو چھپائے رکھا۔

دراصل میری رہائی کے پیچھے پیارے آقا ایدہ اللہ کی دعائیں تھیں کیونکہ میری اہلیہ حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط لکھتی رہی تھی اور حضور انور کی دعاؤں سے ہی یہ معجزہ ہوا ورنہ ایسے الزامات سے باعزت بری ہو جانا تقریباً ناممکن تھا۔

ایک روز مزید جیل میں رکھنے کے بعد مجھے رہا کر دیا گیا۔ میرے دونوں ہاتھوں پر مہریں لگا دی گئیں جن کا مطلب یہ تھا کہ میں ابھی ابھی جیل سے رہا ہوا ہوں۔ جیل کے باہر میری اہلیہ میرا انتظار کر رہی تھی ہم وہاں سے بس میں سوار ہو کر گھر کی سمت چل پڑے۔ راستے میں بس کو ایک چیک پوسٹ پر روک لیا گیا۔ مجھ سے نام پوچھا گیا تو ان سب کے کان کھڑے ہو گئے کیونکہ میرا فیملی نام اور علاقہ ان کے ریکارڈ میں خطرناک تھا۔ مجھے بس سے اتار کر پوچھ گچھ شروع ہوگئی۔ میں نے بتایا کہ بھائی میں ابھی ابھی ناکردہ گناہوں کی سزا کاٹ کر جیل سے آرہا ہوں اور انہیں اپنے دونوں ہاتھوں پر لگی مہریں دکھائیں۔ یہ دیکھ کر انہوں نے مجھے جانے دیا۔ بس سے اتر کر ہم اگلی وین میں سوار ہونے کی بجائے پیدل ہی چل پڑے کیونکہ میں بہت ڈرا ہوا تھا اور مزید کسی مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ ایک گھنٹے کے پیدل سفر کے بعد میں اپنے ہم زلف کے گھر پہنچا جہاں میرے بچوں اور اہل خانہ نے میرا غیر معمولی استقبال کیا۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14؍اپریل 2017)

......☆......☆......☆......

مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی عبادتوں اور اپنی دعاؤں کو خالص کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں استغفار پر زور دیں، جماعتی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی صدقہ اور خیرات کی طرف توجہ کریں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24رفروری 2017 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: اسلام مخالف طاقتیں آج کل دنیا میں پھیلے ہوئے فتنہ وفساد کا ذمہ دار مسلمانوں کو ٹھہراتی ہیں۔ حضور انور نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض مسلمان تنظیمیں اسلام کے نام پر مسلمان ممالک اور غیر مسلم ممالک میں بھی ایسی حرکات کر رہی ہیں جن کا اسلام کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کے اندر یہ حالات پیدا کئے گئے ہیں اور کئے جا رہے ہیں۔ اسلام کو نقصان خود غرض مسلمانوں اور منافقین نے ہی پہنچایا ہے جو اپنے مفادات کے لئے ایسی طاقتوں کا آلۂ کار بنتے رہے ہیں۔

سوال: دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کس طرح ہو رہی ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض ملکوں کی قوم پرست تنظیمیں اور پارٹیاں کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتیں۔ اس مخالفت کا جرمنی کے مشرقی حصہ میں بھی سامنا ہے اور ہالینڈ میں بھی۔ اسی طرح یورپ کے اَور ملکوں میں بھی رائٹسٹ زور پکڑ رہے ہیں۔ اور پھر احمدی نہ صرف مسلمان ہونے کی حیثیت سے بلکہ مسلمان ممالک میں بھی احمدی ہونے کی حیثیت سے ان سختیوں سے گزر رہے ہیں۔

سوال: حضور انور نے پاکستان اور الجزائر میں ہونے والی مخالفت کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں تو ظالمانہ قانون کی وجہ سے مولوی کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے اور مولوی کے ڈر سے عدالتیں بھی انصاف نہ کرنے پر مجبور ہیں۔ لیکن اب الجزائر میں بھی عدالتوں نے یہی رویّے اپنا لئے ہیں کہ نام نہاد مولوی کے ڈر سے معصوم احمدیوں کو غلط الزام لگا کر جیل میں بھیجا جا رہا ہے۔ اس وقت بھی وہاں سولہ احمدی احمدیت کی وجہ سے جیل کی سزا کاٹ رہے ہیں۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان حالات میں ایک احمدی کو کیا تلقین فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک چیز ہے جس کی طرف دنیا کے ہر احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور وہ ہے عبادات، صدقات اور استغفار کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔ یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لاتی ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے۔

سوال: حضور انور نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے اور اس کے رحم کو جوش دلانے والا اور دشمنوں اور مخالفین کی کوششوں کو ناکام و نامراد کرنے والا بننا ہے تو ہمیں ان باتوں کی طرف بہرحال توجہ دینی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی بخشش کو حاصل کرنے والے ہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا حضور انور نے کیا مطلب بیان فرمایا کہ میں توبہ، استغفار اور صدقات قبول کرتا ہوں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں توبہ اور استغفار اور صدقات قبول کرتا ہوں تو یہ اس لئے کہ تم توبہ اور استغفار کی طرف توجہ دو تا کہ تمہاری مشکلات اور تمہاری بے چینیاں دور کروں۔ تمہیں اپنے قریب کروں۔ تمہارے گزشتہ گناہوں کو معاف کروں۔ تمہیں صحیح عبد بننے کی توفیق عطا کروں۔ تم پر اپنا رحم کروں۔ جیسا کہ فرمایا اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَ یَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ۔

سوال: صدقہ اور دعا کی اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: صدقہ صِدق سے لیا گیا ہے جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیتا ہے تو معلوم ہوا کہ خدا سے صِدق رکھتا ہے دوسرا دعا۔ دعا کے ساتھ قلب پر سوز وگداز اور رقت پیدا ہوتی ہے۔ دعا میں ایک قربانی ہے۔ صدق اور دعا اگر یہ دو باتیں میسر آ جائیں تو اکسیر ہے۔

سوال: جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کا رحم جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ایسے شخص کو آنحضرتؐ نے کیا خوشخبری عطا فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے ذریعہ ہمیں یہ خوشخبری بھی دی کہ میرے بندوں کو بتا دو کہ اگر میرا بندہ میری طرف ایک قدم چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دو قدم چل کر آتا ہوں۔ اگر میرا بندہ تیز چل کر میری طرف آتا ہے تو مَیں دوڑ کر آتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا ہے۔ بڑا سخی ہے۔ بڑا کریم ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی ہاتھ اور ناکام واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے۔

سوال: دعاؤں کی قبولیت کے متعلق ہمارا ایمان کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ کامل ایمان ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے جو فرمایا کہ مَیں دعاؤں کو سنتا ہوں، استغفار قبول کرتا ہوں، صدقات قبول کرتا ہوں یعنی جب انسان اپنے گناہوں سے معافی مانگ رہا ہو اور آئندہ گناہوں اور کمزوریوں سے بچنے کا عہد بھی کر رہا ہو اور بھرپور کوشش بھی کر رہا ہو تو وہ اس کو قبول کرتا ہے اور ہر قسم کی پریشانیوں اور مشکلات سے نکالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کا حال جانتا ہے۔ دکھاوے کے عمل اس کے ہاں قبول نہیں ہوتے۔ خالص ہو کر عمل کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ پھر بغیر نتیجہ یا اجر کے نہیں چھوڑتا۔

سوال: جو لوگ صدقہ نہ دے سکیں انہیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اتنی کشائش نہ رکھتے ہوں کہ صدقہ دے سکیں تو معروف باتوں پر عمل کرنا اور بری باتوں سے رکنا ہی ان کو صدقہ کا ثواب دے دے گا۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشکل حالات سے نکلنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی عبادتوں اور اپنی دعاؤں کو خالص کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ استغفار پر زور دیں۔ جماعتی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی صدقہ اور خیرات کی طرف توجہ کریں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استغفار کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہوسکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوۃ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں۔ صدقات وخیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزولِ عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا۔ پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔

سوال: آج دنیا جس تباہی کی طرف جا رہی ہے ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کا کیا کام ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جس طرف دنیا جا رہی ہے، جس طرح انسان بے لگام ہو رہا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سامان ہو رہے ہیں تو انسان اس تباہی کی طرف جا رہا ہے جو انسان کے اپنے ہاتھوں سے ہونی ہے۔ یہ دنیا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکا رہی ہے۔ پس ایسے وقت میں حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے والوں کا یہ کام ہے کہ جہاں ہم اپنے آپ کو بد اثرات سے بچانے کے لئے توبہ اور استغفار پر زور دیں وہاں عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفات اَلۡحَیُّ اور اَلۡقَیُّوۡمُ کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استغفار کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَلۡحَیُّ کے معنی ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ اَلۡقَیُّوۡمُ خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث۔ حیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ہے اور اَلۡقَیُّوۡمُ چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے۔ اس کو اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔ حیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے کہ اس نے پیدا کیا اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ جیسے معمار جس نے عمارت کو بنایا ہے اس کے مر جانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے مگر انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے۔ اسلئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی استغفار ہے۔

سوال: انسان دنیا میں کس کام کے لیے بھیجا گیا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’’انسان بہت بڑے کام کے لئے بھیجا گیا ہے۔‘‘ اس سے پہلے آپ نے اس کام کی تفصیل یہ بیان فرمائی کہ انسان اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ سے صلح کرے۔ اس کو ناراض نہ کرے اور پتا کرے کہ کس غرض کے لئے دنیا میں آیا ہے۔ یہ غرض اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔

سوال: دعا کب قبول ہوتی ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود نے فرمایا: توبہ واستغفار بہت کرنی چاہئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ خدا نے یہی فرمایا ہے کہ دعا قبول کروں گا اور کبھی کہا کہ میری قضاء و قدر مانو۔ بندہ نہایت ہی ناتواں اور بے بس ہے۔ پس خدا کے فضل پر نگاہ رکھنی چاہئے۔

سوال: فرد قرارداد جرم کو ٹالنے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ذریعہ بیان فرمایا ہے؟

جواب: دعا بہت بڑی سپر کامیابی کے لئے ہے۔ یونس کی قوم گریہ وزاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات فردِ قراردادِ جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں۔ اصول خیرات کا اسی سے نکلا ہے۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرتے ہیں۔ علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے۔ اس لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ صرف قیل وقال سے کچھ نہیں بنتا جبتک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔

سوال: صدقہ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا، صدقہ اس کو اسی لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔ صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے۔ اگر پیسہ نہ ہو تو ایک بوکا (ڈول) پانی کا کسی کو بھر دو۔ یہ بھی صدقہ ہے۔ اپنے مال اور بدن سے کسی کی خدمت کر دینی یہ بھی صدقہ ہے۔

سوال: صدقہ کے متعلق آنحضورؐ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی توفیق ہو۔

سوال: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کس دعا کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہے؟

جواب: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے اس میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اپریل 2017ء

آپ لوگ میدان عمل میں خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں، آپ نے اس نمائندگی کا حق ادا کرنا ہے

میدان عمل میں آکر آپ کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی ہے

آپ کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ جہاں اپنوں کی تربیت کرنی ہے وہاں غیروں کو اسلام کا خوبصورت پیغام بھی پہنچانا ہے

آپ کے دلوں سے اب ہر قسم کا دنیاوی خوف دور ہو جانا چاہئے اور اس دنیاوی خوف کو دل سے دور کر کے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ہر لحہ آپ کو بڑھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہئے

نفل کی ادائیگی کیلئے جاگیں، نوافل ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں اور تعلق بڑھانے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ لوگوں کی نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے

آپ سب کا بڑا مقصد توحید کا قیام ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مقصد کیلئے آئے ہیں کہ توحید کا قیام ہو اور بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور دوسرا مقصد انسان کے آپس کے حقوق ہیں ان کی طرف توجہ دلانا ہے

اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں گے تو تب ہی آپ توحید کے قیام کیلئے بھرپور کوشش کر سکتے ہیں، عبادت کے بغیر یہ ناممکن ہے کہ آپ توحید کا قیام کر سکیں

عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دینے کے بعد قرآن کریم کا پڑھنا، اس پر غور کرنا اس کی تفاسیر پڑھنا، یہ ایک بہت بڑا کام ہے

آپ کو کم از کم آدھا گھنٹہ روزانہ، اس سے زیادہ ہو تو اور بھی بہتر ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے

آپ کے لباس میں آپ کے اچھے نمونے ہوں اور ہر شخص آپ کو دیکھ کر یہ کہنے والا ہو کہ

یہ وہ لوگ ہیں جو جماعت کی سچی نمائندگی کرنے والے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عزتوں کو تو داؤ پر لگا سکتے ہیں لیکن جماعت کی عزت وعظمت پر کبھی فرق نہیں آنے دیں گے

مبلغین کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زریں نصائح

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 22راپریل 2017 کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایت سے نوازا۔ آج جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے مبلغین کرام کی دوسری کلاس کو ''شاہد'' کی اسناد دیئے جانے کی تقریب منعقد ہو رہی تھی۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کا آغاز جرمنی کے مرکز بیت السبوح کے ایک حصہ میں اگست 2008 میں ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 20راگست 2008 کو جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح فرمایا تھا۔ خدام الاحمدیہ جرمنی نے بیت السبوح میں اپنے مرکزی سینٹر ''ایوان خدمت'' میں اپنے دفاتر کے ساتھ ملحقہ دونوں ہال اور گیلری خالی کر دی تھیں۔ اِن دونوں ہالوں میں جامعہ کا دفتر، پرنسپل آفس، سٹاف روم اور کلاس روم قائم کیا گیا اور طلباء کی اسمبلی کے لئے جگہ تیار کی گئی۔ طلباء کے ہاسٹل کے لئے بیت السبوح میں موجود تین منزلہ رہائشی عمارت استعمال میں لائی گئی۔ طلباء کی ضرورت کے لئے ایک بڑی وسیع لائبریری پہلے سے ہی بیت السبوح میں موجود تھی۔ اسی طرح مسجد، پروگراموں کے لئے ہال، کچن، ڈائننگ ہال، سپورٹس ہال اور پارکنگ کے لئے وسیع جگہ یہ سب کچھ بیت السبوح میں پہلے سے ہی مہیا تھا۔ چنانچہ اگست 2008 میں بیت السبوح میں جامعہ احمدیہ کا آغاز ہوا۔ اس دوران فرنکفرٹ سے 57 کلومیٹر دور آباد شہر ریڈ سٹڈ میں ''مسجد عزیز'' کے ساتھ ملحقہ خالی پلاٹ جس کا رقبہ 5700 مربع میٹر ہے جامعہ کی عمارت کی تعمیر کے لئے خریدا گیا۔

15 ردسمبر 2009 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ تین سال کے عرصہ میں اس عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی۔ 17ردسمبر 2012 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران اس نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اس قطعہ زمین کے مغربی حصہ میں جامعہ کی تدریسی اور انتظامی امور اور دفاتر، لائبریری پر مشتمل دو منزلہ عمارت ہے۔ اس نئی عمارت میں سات کلاس روم، دو بڑے ہال ہیں۔ لائبریری ہے۔ کمپیوٹر روم ہے۔ پرنسپل کے دفتر اور سٹاف روم کے علاوہ دیگر انتظامیہ کے دفاتر ہیں۔ ایک بڑا کچن اور ڈائننگ ہال ہے۔ مختلف گیلریز اور لابیز ہیں۔ جبکہ اس پلاٹ کے مشرقی حصہ میں مسرور ہاسٹل کی دو منزلہ عمارت ہے۔ ہاسٹل کی اس عمارت میں بڑے سائز کے کل 31 کمرے ہیں اور ایک بڑا ہال کامن روم کے طور پر ہے جہاں انڈور کھیلوں کا انتظام ہے۔ ہاسٹل کے ایک حصہ میں لانڈری روم بھی ہے۔ طلباء کے کھیل کے لئے فٹبال، والی بال اور باسکٹ بال کے لئے بھی ایک جگہ تیار کی گئی ہے۔

کچھ عرصہ قبل جامعہ کے قطعہ زمین سے ملحقہ ایک تعمیر شدہ عمارت بھی تین لاکھ ساٹھ ہزار یورو میں خریدی گئی ہے۔ اس کا کل رقبہ 2500 مربع میٹر ہے اور اس میں سے تعمیر شدہ حصہ 1045 مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت دو منزلہ ہے جو ایک بہت بڑے ہال اور 14 کمروں پر مشتمل ہے۔ ان چودہ کمروں کو تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اساتذہ کے لئے تین فیملی رہائشوں اور دو سنگل رہائشوں میں تبدیل کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجکر چالیس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر ریڈ سٹڈ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پچاس منٹ کے سفر کے بعد ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ احمدیہ میں تشریف آوری ہوئی۔ مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی اور مکرم مبارک احمد تنویر صاحب صدر تعلیمی کمیٹی نے اساتذہ اور سٹاف کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

آج کی تقریب کے لئے جامعہ کے احاطہ میں ایک مارکی لگائی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں سٹیج پر تشریف لے آئے۔ اس تقریب میں جامعہ احمدیہ جرمنی کے تمام طلباء، اساتذہ کرام اور دیگر سٹاف کے ممبران کے علاوہ، نیشنل مجلس عاملہ جماعت جرمنی کے ممبران، جرمنی میں خدمت پر مامور تمام مبلغین کرام اور آج سندات حاصل کرنے والے مربیان کرام کے والدین اور بعض دیگر مہمان شامل تھے۔

تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ جرمنی

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ احتشام احمد صاحب نے کی اور اس کا اُردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم مرتضیٰ منان صاحب (درجہ خامسہ) نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

اس کے بعد مکرم مبارک احمد تنویر صاحب صدر تعلیمی کمیٹی نے درج ذیل رپورٹ پیش کی: الحمد للہ، ثم الحمد للہ، جامعہ احمدیہ جرمنی کیلئے آج کا دن بہت ہی بابرکت ہے جس میں یہ ادارہ اپنے پیارے آقا کے دست مبارک سے لگائے گئے اس باغ کا دوسرا پھل حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ آج اِس ادارے سے اپنی تعلیم مکمل کر کے فارغ ہونے والی دوسری کلاس اپنے پیارے آقا کے دستِ مبارک سے اسناد لینے کی سعادت حاصل کرنے والی ہے۔

ہمارے محسن آقا نے اپنی انگنت مصروفیات کے باوجود آج وقت نکال کر اپنے غلاموں کو اپنے قرب سے نوازا جس پر ہم سب اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں اور پیارے آقا کی اس شفقت پر دل کی گہرائیوں سے حضور کے شکر گزار بھی۔

سیّدی! 2009 میں جرمنی، فرانس، سوئٹزرلینڈ اور بلغاریہ کے 23 طلباء نے اس ادارے میں اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں سے 16 طلباء نے اپنی تعلیم مکمل کی ہے۔ اور یہ سب وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو سال میں 32 مربیان یہ ادارہ اپنے آقا کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت کر پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور حضور انور کی رہنمائی میں ان سات سالوں میں مقررہ نصاب کی تدریس کے علاوہ علمی اور ورزشی مقابلہ

جات اور مختلف احباب کے علمی ومعلوماتی لیکچرز کے ذریعہ ان طلباء کی علمی استعداد کو بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ موازنہ مذاہب کے تدریسی نصاب کے علاوہ طلباء کو مختلف مذاہب کے مراکز میں بھی بھجوایا جاتا ہے تا کہ طلباء براہ راست ان کے سسٹم کو سمجھ لیں اور معلومات بھی حاصل کرسکیں۔ اس سلسلے میں عیسائیوں اور یہودیوں کے سنٹرز کا دورہ کروایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ کا ملکی پریس کے ساتھ بھی رابطہ ہے اور وقتاً فوقتاً ٹی وی، ریڈیو اور پرنٹ میڈیا میں رپورٹس آتی رہتی ہیں۔ اس سلسلے میں حال ہی میں جرمنی کے مشہور ٹی وی چینل ZDF نے اپنے ایک پروگرام کے لئے تین بڑے مذاہب (اسلام، یہودیت اور عیسائیت) کے علماء کی تیاری پر ایک ڈاکومینٹری فلم بنائی جس میں حضور انور کے اس لگائے گئے باغ سے بھی، اسلام کی نمائندگی میں ایک طالبعلم عزیزم صادق احمد بٹ صاحب کو چنا گیا۔ اس 45 منٹ کی ڈاکومنٹری میں قریباً تیسرا حصہ جامعہ احمدیہ جرمنی کے طالب علم کے بارے میں تھا۔ ٹی وی کی انتظامیہ کے مطابق 19 لاکھ ناظرین نے یہ پروگرام دیکھا ہے۔ پھر یہی پروگرام ایک دوسرے ٹی وی چینل 3Sat پر ایک ہفتہ کے وقفہ سے چلایا گیا۔

طلباء تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی ٹریننگ کے لئے جرمنی کے علاوہ دیگر ممالک میں وقف عارضی بھی کرتے رہے جن میں کبابیر، سویڈن، یوکے وغیرہ شامل ہیں۔ نیز جرمنی کے Tagder Offnen Tur کے موقع پر شعبہ تبلیغ کے تحت پورے جرمنی کی مختلف جماعتوں میں ڈیوٹی دیتے رہے۔

حضور انور کی ہدایت کے مطابق درجہ خامسہ کے طلباء کا جامعہ احمدیہ یُو.کے کی کلاس سے دو ہفتے کے لئے علمی تبادلے کا پروگرام بھی جاری ہے جس سے طلباء کو حضور انور کی مبارک قربت میسر آنے کے علاوہ ایک دوسرے سے تعارف اور ایک دوسرے کے ماحول کو دیکھنے، سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔

دیگر جامعات کے طلباء کی طرح جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے پروگراموں میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ بعض پروگراموں میں ٹیکنیکل معاونت کی توفیق ملتی ہے۔

نصابی سرگرمیوں کے علاوہ جامعہ کا اس شہر کی انتظامیہ سے بھی بہت اچھا رابطہ ہے۔ شہر کی انتظامیہ کو جب بھی ضرورت پڑے تو جامعہ کے طلباء واساتذہ ہر ممکن تعاون کرتے ہیں۔ مہاجرین کی آمد پر انتظامیہ کی جہاں ایک طرف ترجمانی کی ضرورت کو پورا کیا تو ساتھ ہی مہاجرین کی مدد کیلئے جامعہ نے دیگر اشیاء کے علاوہ دو ہزار یورو نقد ادا کئے۔ شہر میں صفائی کی مہم ہو یا بلڈ ڈونیشن کے کیمپس، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ کے طلباء پیش پیش ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال جامعہ کے اندر بھی عطیہ خون کا کیمپ منعقد ہوا جس میں جامعہ کے 59 طلباء نے عطیہ دیا اور ایک طالب علم عزیزم عقیل احمد صاحب کو مسلسل دس مرتبہ خون دینے پر شہر کی انتظامیہ نے انعام سے بھی نوازا۔

دوران سال مختلف تعلیمی اداروں سے 174 طلباء واساتذہ جامعہ وزٹ کرنے کے لئے آئے۔ امسال مختلف اوقات میں کل 441 غیر مسلم وغیر احمدی احباب جامعہ میں آئے جن میں جرمن، عرب اور دیگر قومیتوں کے افراد شامل تھے اور اسی طرح مختلف جماعتی وفود پر مشتمل 180 احباب جامعہ دیکھنے کے لئے آئے جن میں ایک بڑی تعداد واقفین نو کی تھی۔ درجہ شاہد کے طلباء نے اپنے تعلیمی سفر کو جاری رکھتے ہوئے ساتویں سال میں حضور انور کی طرف سے منظور کئے گئے عناوین پر مقالے لکھے۔ حضور انور کی منظوری سے انہیں مختلف ممتحن حضرات کو چیکنگ کیلئے بھجوایا گیا۔ چیکنگ کے بعد مقالوں کے انٹرویوز ہوئے۔ ان انٹرویوز میں جرمنی کے علاوہ فرانس، یُو.کے اور سوئٹزرلینڈ کے ممتحن حضرات بھی شامل تھے۔

2016 میں درجہ شاہد کے امتحانات کیلئے حضور انور کے ارشاد کے مطابق بعض امتحانی پرچہ جات جامعہ احمدیہ یُو.کے اور جرمنی سے تعلق رکھنے والے مختلف علماء نے تیار کئے اور انہوں نے ہی پیپرز چیک کئے۔

مئی 2016 میں حضور انور کی طرف سے مقرر کردہ 5 رکنی بورڈ نے طلباء کا فائنل انٹرویو کیا۔ ان تمام امتحانات کے رزلٹ ساتھ ساتھ برائے ملاحظہ ومنظوری حضور انور کی خدمت میں پیش کئے جاتے رہے۔

حضور انور کی دعاؤں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ان تمام طلباء نے امتحانات، مقالہ جات اور انٹرویوز میں کامیابی حاصل کی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

دیگر کھیلوں کے علاوہ طلباء کو ہائیکنگ کا موقع بھی ملا۔ درجہ شاہد کے امتحانات کے بعد اس کلاس کے طلباء کو تدریس کے ساتھ کچھ عملی ٹریننگ بھی کروائی جاتی ہے جس میں کھانا پکانا، بجلی کا کام، ہومیوپیتھی سے تعارف اور گاڑی کے بعض بنیادی کاموں کی واقفیت شامل ہے۔

پیارے آقا! جامعہ کی تدریس اور جامعہ کے اساتذہ وانتظامیہ کی کوششیں اپنی جگہ لیکن حقیقت وہی ہے جس کا اظہار حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’میں نے قرآن بھی پڑھا تھا۔ مولانا نور الدینؓ کے طفیل سے حدیث کا شوق بھی ہوگیا تھا۔ گھر میں صوفیوں کی کتابیں بھی پڑھ لیا کرتا تھا۔ مگر ایمان میں وہ روشنی اور نور معرفت میں ترقی نہ تھی جو اَب ہے۔ اس لئے مَیں اپنے دوستوں کو اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ یاد رکھو اس خلیفۃ اللہ کے دیکھنے کے بدوں صحابہ کا سا زندہ ایمان نہیں مل سکتا۔‘‘ (تاریخ احمدیت، جلد اوّل، صفحہ 342)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس حقیقت کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول کرواتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’ایک روحانی اثر ہوتا ہے جو سامنے آنے والے لوگوں پر پڑتا ہے۔ اس کو ہر ایک نہیں سمجھ سکتا...... دعا کے علاوہ قلب کا ایک اثر ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ بہت سی اصلاح ہوجاتی ہے۔ اور اس اثر کو وہی حاصل کرسکتا ہے جو مجلس میں آ کر بیٹھے اور جو مجلس میں نہیں آتا اس پر یہ اثر نہیں ہوسکتا۔‘‘ (خطاب جلسہ سالانہ 27/ دسمبر 1920، بحوالہ روزنامہ الفضل 21/ مارچ 2011، صفحہ 11)

حضور انور سے ملاقات، تعلق اور قرب نہ ہو تو صرف نصابی کتب کے الفاظ تو اپنی ذات میں نور ایمان عطا کرنے سے عاری ہیں۔ اسی لئے ان سات سالوں میں پیارے آقا کی جرمنی آمد کے موقع پر کوشش کی جاتی رہی کہ حضور انور کی قربت کے جو لمحے بھی میسر آسکیں ان سے استفادہ کیا جائے۔ حضور انور ہی کی شفقت سے طلباء کو جب بھی موقع ملا، پیارے آقا کے ساتھ کلاسز میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ کی انتظامیہ کی طرف سے ہر ممکن کوشش کی گئی کہ طلباء زیادہ سے زیادہ حضور انور کی خدمت اقدس میں لندن ملاقات کیلئے جائیں اور حضور انور سے براہ راست فیض حاصل کریں۔ الحمدللہ، سوائے چند ایک طلباء کے جن کو ویزا کا مسئلہ ہے سب ہی پیارے آقا کی ملاقات کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

آج ہم ایک طرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ یہ طلبا اپنے 7 سال کے تعلیمی سفر کا ایک مرحلہ بخیر وخوبی مکمل کر کے میدان عمل میں جانے کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش ہیں تو دوسری طرف اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ہم جامعہ احمدیہ جرمنی کے تمام اساتذہ وطلبا اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور خدا اور خدا کا پیارا امام ہم سے جس خدمت کی توقع رکھتے ہیں اور جس مقام پر ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں وہ قادر خدا محض اپنے فضل سے ہمیں ویسا ہی بنا دے آمین اللھم آمین۔

آخر میں حضور انور کی خدمت اقدس میں عاجزانہ درخواست ہے کہ جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان سلسلہ کو قرآن کریم کے ترجمہ اور درجہ شاہد کی ڈگری سے نوازیں۔ نیز باقی کلاسز میں اوّل دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو بھی انعامات سے نوازیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ کی چھ کلاسز کے سالانہ امتحانوں میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو انعامات سے نوازا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی دوسری کلاس کے درج ذیل مربیان کو تفسیر صغیر اور درجہ شاہد کی ڈگری سے نوازا۔

مکرم شیخ عبدالحنان صاحب مبلغ سلسلہ، منصور احمد گھمن صاحب مبلغ سلسلہ، ارسلان احمد سندھو صاحب مبلغ سلسلہ، عزیز احمد گھمن صاحب مبلغ سلسلہ، آفتاب اسلم صاحب مبلغ سلسلہ، محمد مصور احمد گوندل صاحب مبلغ سلسلہ، جواد احمد جٹ صاحب مبلغ سلسلہ، محمد سرفراز خان صاحب مبلغ سلسلہ، فخر احمد آفتاب صاحب مبلغ سلسلہ، رانا محمد منور صاحب مبلغ سلسلہ، عدیل احمد خالد صاحب مبلغ سلسلہ، جواد الدین عفان صاحب مبلغ سلسلہ، احمد بہزاد چوہدری صاحب مبلغ سلسلہ، وفا محمد صاحب مبلغ سلسلہ حبیب الرحمن ناصر صاحب مبلغ سلسلہ، اسامہ احمد صاحب مبلغ سلسلہ، عبداللہ صاحب (بلغاریہ) مبلغ سلسلہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فارغ التحصیل طلباء مربیان سے خطاب فرمایا۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

جامعہ کی انتظامیہ کی طرف سے جو ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی گئی ہے اس میں مختلف activites کا بھی ذکر کیا گیا۔ جامعہ کے تعلیمی نصاب کے علاوہ جو یہ باتیں ہیں، ان کا تعارف اس لیے کروایا جاتا ہے یا ان چیزوں میں شامل ہونے کے لیے کہا جاتا ہے تا کہ مربیان جب میدان عمل میں آئیں تو انہیں جہاں ان باتوں کا علم ہو وہاں ان پر ان باتوں کی اہمیت بھی واضح ہو اور وہ اس بارے میں کوشش کرنے والے بھی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میدان عمل میں آ کر آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ اگرچہ ایک طالب علم جو جامعہ میں آتا ہے اس سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ اس کا دینی معیار، اس کا اخلاقی معیار، اس کا رہن سہن، اس کا بات چیت کا طریق، باقی دوسروں سے مختلف ہو اور اس میں آہستہ آہستہ تدریجی ترقی اور بہتری پیدا ہوتی رہے۔ لیکن میدان عمل میں آ کر آپ کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی ہے۔ اب آپ صرف طالب علم نہیں رہے۔ ویسے طالب علم تو انسان ہمیشہ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ قبر تک علم حاصل کرنا چاہئے۔ بلکہ اس کے ساتھ آپ کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ جہاں اپنوں کی تربیت کرنی ہے وہاں غیروں کو اسلام کا خوبصورت پیغام بھی پہنچانا ہے اور یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی جو نظم پڑھی گئی ہے اس میں بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا ہے کہ ایک مقصد حاصل کرنا ہے جو کہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پس آپ میں ہمیشہ اس ذمہ داری کا احساس نہ صرف پیدا ہونا چاہئے بلکہ بڑھتے رہنا چاہئے۔ اب دنیا کی نظر آپ پر ہے۔ چاہے وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی ہیں یا غیر مسلم ہیں۔ آپ لوگوں کے دلوں سے اب ہر قسم کا دنیاوی خوف دور ہو جانا چاہئے اور اس دنیاوی خوف کو دل سے دور کر کے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ہر لمحہ آپ کو بڑھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہی ہے جو ہر موقع پر آپ کے کام آئے گا۔ اگر خدا تعالیٰ سے تعلق کا وہ معیار نہیں جو ایک مربی اور مبلغ کا ہونا چاہئے، جس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے اپنی زندگی وقف کرتا ہوں، میں نہ صرف اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنے والا ہوں اور اس تبدیلی میں بڑھتا چلا جاؤں گا بلکہ دنیا کی اصلاح کر کے ان کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب لاؤں گا۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ کام نہیں ہوسکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا نہ ہو اور تعلق پیدا کرنے کے لیے آپ نے اپنے نوافل اور نمازوں میں نہ صرف یہ کہ سستی نہیں دکھانی بلکہ انتہائی کانشش ہو کر اس طرح توجہ دینی ہے۔ کوشش کر کے اس کو حاصل کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

میں نے دیکھا ہے کہ اکثر مربیان سے جب بھی میں سوال کرتا ہوں تو نوافل میں بہت سستی ہے۔ تہجد کیلئے اُٹھنے میں بڑی سستی ہے ۔ یہاں خاص طور پر یورپ میں گرمیوں کے دنوں میں جب راتیں چھوٹی ہو جاتی اور دن لمبے ہو جاتے ہیں، بہت تھوڑا سونے کا وقت ملتا ہے۔ لیکن اس میں بھی آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ نفل کی ادائیگی کیلئے جاگیں اور نفل ادا کریں اور یہی چیزیں یا نوافل ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں اور تعلق بڑھانے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ فرائض تو ہر احمدی اور ہر مسلمان کے کیلئے فرض ہیں اور احمدی مسلمان کیلئے خاص طور پر جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور اس نے یہ عہد کیا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ لیکن ایک مربی کا عہد اس سے بڑھ کر ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ لوگوں کی نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے اور بعض میدانِ عمل میں آنے کے باوجود فجر کی نماز میں سستی دکھاتے ہیں۔ یہ سستیاں اب دور ہونی چاہئیں ۔ یہ سستیاں دور کریں گے تو اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بھی ترقی کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ سب کا بڑا مقصد توحید کا قیام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے میں اسی مقصد کیلئے آئے ہیں کہ توحید کا قیام ہو اور بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ یہ ایک بہت بڑا مقصد ہے اور دوسرا مقصد انسان کے آپس کے حقوق ہیں ان کی طرف توجہ دلانا۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں ہو۔ اگر خدا تعالیٰ سے تعلق ہو تو تبھی آپ توحید کے قیام کیلئے حقیقی کوشش کر سکتے ہیں۔ تبھی آپ کو وہ ادراک حاصل ہو سکتا ہے کہ توحید کیا چیز ہے ورنہ اگر عبادتیں نہیں اور عبادتوں کے مقابلہ پر بعض سستیاں آڑے آرہی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے توحید کے مقابلہ پر کسی اور چیز کو کھڑا کر دیا ہے۔ یہ عموماً میں افراد جماعت کو بھی کہتا رہتا ہوں لیکن مربیان کیلئے یہ سب سے اہم چیز ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں گے تو تب ہی آپ توحید کے قیام کیلئے بھرپور کوشش کر سکتے ہیں۔ عبادت کے بغیر یہ ناممکن ہے کہ آپ توحید کا قیام کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دینے کے بعد قرآن کریم کا پڑھنا، اس پر غور کرنا اس کی تفاسیر پڑھنا، یہ ایک بہت بڑا کام ہے ۔ آپ کو یہاں جامعہ احمدیہ میں تفسیر پڑھائی گئی اور تفسیر کا مختصر تعارف کروایا گیا ہوگا یا کچھ حد تک تفسیر پڑھائی گئی ہوگی لیکن اب اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لیے اپنے علم کو مزید بڑھانے کے کیلئے، آپ کو خود جہاں قرآن کریم پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہاں جو مختلف تفاسیر ہیں انکو بھی پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں مختلف آیات کی تشریح فرمائی ہے وہ تفسیر کی صورت میں ایک جگہ جمع ہے۔ اس کو مسلسل آپ کو مطالعہ میں رکھنا چاہئے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقریباً 54 سورتوں کی تفاسیر ہیں، ان کو پڑھنا چاہئے اور ہمیشہ اپنے مطالعہ کو بڑھاتے چلے جائیں۔ یہی چیزیں آپ کے دین میں کام آئیں گی۔ ہر موقع پر یہ کوشش کریں کہ آپ کو آپ کے جواب قرآن کریم سے ملیں اور وہ اسی صورت میں مل سکتے ہیں جب آپ کو اس پر غور کرنے کی اور تدبر کی عادت ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کا مختصر ذکر کر دیا جو چار جلدوں میں تفسیر کی صورت میں جماعت کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ آپ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی نہایت ضروری ہے۔ آپ کو کم از کم آدھا گھنٹہ روزانہ، اس سے زیادہ ہو تو اور بھی بہتر ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے۔ اور یہ چیز آپ کے علم کو بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔ ورنہ دنیاوی علم جو آپ نے مختلف جگہوں سے سیکھا یا پڑھ کر آئے ہیں یا آئندہ بھی شائد آپ کو پڑھنے کا موقع ملے اس کا کوئی فائدہ نہیں ۔ آپ لوگوں کو تحریک کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھو لیکن جب تک خود نہیں پڑھ رہے ہوں گے آپ کی تحریک میں اور توجہ دلانے میں برکت نہیں پڑے گی۔ پس اس لحاظ سے ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ آپ لوگ میدان عمل میں خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں اور آپ نے اس نمائندگی کا حق ادا کرنا ہے جس میں تربیت بھی شامل ہے اور تبلیغ بھی شامل ہے۔ کسی بھی قسم کی مداہنت کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہاں آپ نے سامنے شعر لکھ کر لگائے ہوئے ہیں کہ:

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ روئے زمین کو کیا ہلانا ہے بعض لوگ ذرا سے پریس کے دباؤ سے یا معاشرے کے دباؤ سے یا ان ملکوں کے غلط قوانین جو انہوں نے آزادی کے نام پر بنا دیئے ہیں ان کے زیر اثر آ کر حکمت کی بجائے مداہنت سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں۔ روئے زمین کو تو ہم اسی وقت ہلا سکتے ہیں جب ہمارا اپنا ایمان مضبوط ہو اور اس مضبوط ایمان کے ساتھ ہم دنیا کا مقابلہ کرنے والے ہوں ۔ اگر قرآن کریم کہتا ہے کہ ہم جنسی ایک برائی ہے تو اس کا مقابلہ ہم نے کرنا ہے۔ چاہے جتنے بھی دنیاوی قانون پاس ہوتے رہیں ۔ اگر اسلام کہتا ہے کہ عورتوں اور مردوں میں ایک تقسیم کار بھی ہے اور فرق بھی ہے اور علیحدگی ہونی چاہئے اور مصافحہ سے بچنا چاہئے تو اس میں آپ کو جرأت سے کام لینا چاہئے ۔ اسی طرح بعض دوسرے حقوق ہیں ۔ اگر آزادی کے نام پر یہ لوگ بگڑ رہے ہیں تو ان کو بگڑنے سے بچانے کیلئے آپ نے اپنا کردار ادا کرنا ہے نہ کہ مصلحت کے نام پر مداہنت دکھانا شروع کر دیں۔ مصلحت اور مداہنت میں بڑا فرق ہے۔ مصلحت یہ ہے کہ ایک چیز کو آپ حکمت سے بیان کریں لیکن کمزوری نہ دکھائیں ۔ یہ نہ ہو کہ آپ یہ کہنے والے ہو جائیں کہ اگر کسی سے مقابلہ ہو جاتا ہے کہ اچھا ٹھیک ہے ہم مان لیتے ہیں یا اس کی ایسی توجیہیں پیش کریں جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہوں ۔ یہ ہمارا مقصد نہیں ۔ ہاں اگر لڑائی ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر وہاں سے اُٹھ کر چلے جائیں ۔ بہر حال ہم نے لڑائیاں نہیں کرنیں لیکن ہمارا جو موقف ہے، جو ہماری بنیادی تعلیم ہے جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیئے ہوئے ہیں ان سے ہم نے بہر حال پیچھے نہیں ہٹنا۔ چاہے ایک خبر کیا اخباروں کے اخبار آپ کے خلاف کالم لکھنا شروع کر دیں تب بھی آپ نے اپنے موقف پر قائم رہنا ہے ۔ اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرنی نہ اس کی فکر کی ضرورت ہے کہ اگر ہم نے ان لوگوں کی باتیں نہ مانیں تو ہم شاید جماعت احمدیہ کا پیغام یا اسلام کا پیغام نہ پہنچا سکیں۔ اسلام کا پیغام تو بہر حال پہنچنا ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ جب اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے ’’میں اور میرے رسول غالب آئیں گے‘‘ جب یہ وعدے ہی اتنے زیادہ ہیں تو پھر ہمیں کسی بھی قسم کے خوف کی ضرورت نہیں ہے کہ شاید ہمارا پیغام نہ پہنچے۔ یہ مصلحت اندیشی نہیں یہ بزدلی ہے اور ایک مبلغ سے، ایک مربی سے بلکہ عہدے داروں سے بھی ایسی بزدلی کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔ تبھی آپ خلیفہ وقت کی نمائندگی کا صحیح حق ادا کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر آپ نے افراد جماعت کو یہ احساس بھی دلانا ہے کہ آپ لوگ عالم باعمل ہیں۔ ان مولویوں کی طرح نہیں ہیں جو ممبر پر کھڑے ہو کر تقریریں تو کر لیتے ہیں لیکن جب اپنی باری آئے تو ان کے معیار بالکل بدل جاتے ہیں۔ بلکہ آپ جو کہتے ہیں وہ کر کے دکھاتے ہیں اور اگر آپ جماعت کے ہر فرد میں یہ احساس پیدا کر دیں تو افرادِ جماعت کے اندر آپ کی عزت کئی گنا بڑھ جائے گی۔ عزت کسی دنیاوی خوشامد سے یا مصلحت سے نہیں بڑھتی، عزت اللہ تعالیٰ نے دینی ہے اور وہ اسی صورت میں ہوگی جب آپ کا قول و فعل ایک جیسے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح میدان عمل میں بعض عملی معاملات آپ کے سامنے آئیں گے۔ ان میں آپ نے ہمیشہ غور کر کے، سوچ کر وہ فیصلے کرنے ہیں جو جماعتی مفاد میں ہوں ۔ مثلاً اخراجات وغیرہ ہیں ۔ جہاں آپ خود قناعت دکھائیں وہاں عہدے داروں کو سمجھانا بھی آپ کا کام ہے کہ ہمارے اخراجات میں قناعت ہونی چاہئے ۔ ہم ایک غریب جماعت ہیں اور چند افراد کے چندوں سے ہمارے اخراجات پورے ہوتے ہیں اور جماعت کے افراد کی اکثریت غریب ہے یا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بہت امیر ہیں۔ اس لیے آپ کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ ہمارے جو چندے آتے ہیں ان کے مقابل پر اخراجات کم سے کم ہوں اور کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں ۔ اکنامکس کا یہ ایک اصول ہے کہ کامیاب وہی ہوتا ہے جو کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکے۔ پس آپ کو بھی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ ہمارے منصوبے بہت بڑے بڑے ہیں اور انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ان کو پورا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن اس کیلئے ہمیں بھی کوشش کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو ذرائع اور وسائل دیئے ہیں ان کو استعمال کرتے ہوئے ہم نے اِن بڑے منصوبوں کو حاصل کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’سلسلہ کی عزت اور عظمت کا خیال رکھو‘‘ اور یہ سلسلہ کی عزت اور عظمت کا خیال رکھنا ایک مربی، مبلغ، واقف زندگی کا سب سے بڑھ کر کام ہے۔ ہمیشہ آپ کے سامنے سلسلے کی عزت اور عظمت اور وقار کا سوال رہنا چاہئے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، جب آپ کا ہر لمحہ اپنے اوپر نظر رکھتے ہوئے گزرے گا، جہاں آپ کی عبادتوں کے معیار بلند ہوں وہاں آپ کے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں اور آپ ہر معاملہ میں ایک مثالی اخلاق رکھنے والا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ گھروں میں ہیں تو عائلی طور پر آپ کے بہترین نمونے ہوں۔ باہر ہیں تو بول چال میں، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، اعلیٰ نمونے ہوں۔ آپ کے لباس میں آپ کے اچھے نمونے ہوں اور ہر شخص آپ کو دیکھ کر یہ کہنے والا ہو کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جماعت کی سچی نمائندگی کرنے والے ہیں، جو جماعت کی حقیقی نمائندگی کرنے والے ہیں اور ان سے کوئی ایسی حرکت کبھی نہیں ہوتی جو جماعتی مفادات کے خلاف ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عزتوں کو تو داؤ پر لگا سکتے ہیں لیکن جماعت کی عزت وعظمت پر کبھی فرق نہیں آنے دیں گے۔ پس یہ وہ معیار ہیں جو آپ نے حاصل کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو فرمایا ’’تمہارا ایک نصب العین ہونا چاہئے‘‘ اور وہ نصب العین کیا ہے؟

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

یہ وہ نصب العین ہے جو عمومی طور پر جماعت کے ہر فرد کیلئے ہے لیکن مربی کیلئے سب سے بڑھ کر ہے۔ یہ بڑا وسیع کام ہے۔ جب ہم اِيَّاكَ نَعْبُدُ کہتے ہیں تو پھر، جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ آیا ہوں، اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ یہ صرف فرض نہیں ایک نصب العین ہے اور جماعت کی عظمت اور وقار کو قائم کرنے کیلئے بھی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا یعنی اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے کبھی کسی انسان کے آگے نہیں جھکنا۔ کسی انسان سے دنیا سے متاثر نہیں ہونا بلکہ ہر مدد اللہ تعالیٰ سے لینی ہے کہ انسان خطاؤں اور غلطیوں کا پُتلا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ مجھے سیدھے راستے پر چلا تا رہ۔ کبھی ایسی لغزشوں میں نہ جاؤں جس سے جماعت کی عزت اور وقار پر حرف آئے، جس سے جماعت کی عظمت پر حرف آئے، جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہو کر اور پھر اپنے آپ کو مربی کا ٹائٹل دلوا کر اس پر حرف آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک مربی غلط حرکت سے صرف اپنے آپ کو بدنام نہیں کرتا بلکہ پورے نظام کو بدنام کر رہا ہوتا ہے ۔ پس اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہمیشہ آپ کے سامنے ہو اور اس پر ہمیشہ غور کرتے رہیں اور اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی ان لوگوں میں شمار ہونے کی کوشش کریں جن پر اللہ تعالیٰ انعام کرتا ہے۔ پس ایسے انعام یافتہ جب بنیں گے تو پھر ہی

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے مہمان کو گھر کے دروازے تک جا کر الوداع کہے۔ (سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق ہم ان چار باتوں پر عمل کرنے والے بنیں گے اور تبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق اپنے نصب العین کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اس بات کو ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور ان چیزوں کیلئے سب سے بڑھ کر چیز یہ ہے کہ تقویٰ بھی ہو۔ ہر ایک مربی کا تقویٰ کا معیار بلند ہو۔ ایک بزرگ کے کپڑے پر ہلکا سا داغ لگا ہوا تھا اور وہ اسے دھو رہے تھے۔ انکے ایک مرید نے پوچھا کہ حضور آپ نے تو یہ فتویٰ دیا ہوا ہے کہ اتنے سے داغ سے گندگی نہیں ہوتی کوئی حرج نہیں ہے اور نماز وغیرہ جائز ہے اور کپڑے بھی پاک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو میں نے تمہیں دیا تھا وہ فتویٰ تھا اور یہ جو میں کر رہا ہوں یہ تقویٰ ہے۔ پس ایک مربی کو فتویٰ اور تقویٰ میں فرق کرنے کیلئے اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں اور اگر ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ میدانِ عمل میں بہترین مربی اور مبلغ کا کردار ادا کر سکنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا: اللہ کرے کہ آپ لوگ میدانِ عمل میں جا کر صرف ان باتوں کو اپنی ڈائریوں تک نوٹ کرنے والے نہ ہوں بلکہ عمل کرنے والے بھی ہوں اور ایک مثالی مربی اور مبلغ بن جائیں۔ وہ انقلاب پیدا کرنے والے ہوں جس کے پیدا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے اور خلافت احمدیہ کے صحیح دست و بازو بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 12 بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ جرمنی کی تمام کلاسز نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ فارغ التحصیل مربیان کی تصویر کے بعد جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور کارکنان نے بھی اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ کے درج ذیل اساتذہ کرام کی رہائش گاہوں پر کچھ وقت کیلئے تشریف لے گئے۔ مکرم محمد فاتح ناصر صاحب، مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب، مکرم حامد اقبال صاحب، مکرم رحمت اللہ صاحب اور مکرم سہیل ریاض صاحب۔ ان اساتذہ کرام کی رہائش جامعہ احمدیہ کے احاطہ کے ایک حصہ میں ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے آئے جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء اور آج کے اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعض طلباء سے گفتگو بھی فرمائی۔ ہال کے ایک طرف جامعہ کے کچن کا سٹاف کھڑا تھا جنہوں نے کھانا تیار کیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

استاد جامعہ احمدیہ مکرم شمس اقبال صاحب کی اہلیہ گزشتہ دنوں شدید بیمار رہی ہیں۔ ان کی حالت اس حد تک بگڑ گئی تھی کہ قومہ میں چلی گئی تھیں اور Ventilator پر ڈالنا پڑا، پھیپھڑوں نے مکمل طور پر کام کرنا چھوڑ دیا اور ایک دن ڈاکٹر نے یہاں تک کہہ دیا کہ اب زندگی کی امید نہ ہونے کے برابر ہے اور حالت انتہائی خرابی کی طرف جارہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصوفہ کی بیماری کی رپورٹس پیش ہوتیں۔ حضور انور حال دریافت فرماتے اور دعاؤں سے نوازتے۔ ایک رپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اعجازی رنگ میں لمبی عمر عطا فرمائے۔ حضور انور نے ہومیو نسخہ بھی عطا فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ حرف بحرف پورے ہوئے۔ مکرم شمس اقبال صاحب بتاتے ہیں کہ بظاہر زندگی کے کوئی آثار نہ تھے۔ لیکن پیارے آقا کی دعاؤں سے ایک عظیم معجزہ رونما ہوا۔ اگلے ہی روز ڈاکٹر نے مجھے بلایا اور کہا کہ راتوں رات ایک معجزہ ہوا ہے کہ Ventilator جس کی طاقت انتہائی حد پر کی ہوئی تھی اور اس صورت میں بھی وہ کام نہیں کر رہا تھا کہ اچانک زندگی بحال ہونا شروع ہوئی اور اب صورتحال یہ ہے کہ 30 فیصد مریضہ کے پھیپھڑے کام کر رہے ہیں اور Ventilator سے ہم صرف 70 فیصد مدد لے رہے ہیں۔ چند دن کے بعد ڈاکٹر نے کہا کہ اب ان کے پھیپھڑے صحیح کام کر رہے ہیں اور جسم میں آکسیجن کی مقدار 98 فیصد ہے جو اس حالت میں حیران کن ہے۔ ان کو Ventilator سے اتار دیا گیا اور گھر بھجوا دیا گیا اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم اور پیارے آقا کی دعاؤں سے مردہ زندہ ہو گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم شمس اقبال صاحب سے اہلیہ کی طبیعت کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر مکرم شمس اقبال صاحب نے عرض کی کہ وہ آج کے اس پروگرام میں شامل ہیں اور لجنہ کی طرف ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور موصوفہ سے فرمایا کہ اب تو یہ بالکل ٹھیک ہو گئی ہیں۔

بعد ازاں 1 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت العزیز'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لائے تو جامعہ کے تمام طلباء راستہ کے ایک طرف قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام طلباء کو باری باری شرف مصافحہ سے نوازا اور بعض طلباء سے گفتگو بھی فرمائی۔ اس موقع پر اساتذہ کرام نے بھی مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ بعدازاں 2 بجکر 20 منٹ پر جامعہ سے ''بیت السبوح'' فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی اور 3 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 142 افراد اور 3 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی 28 جماعتوں اور شہروں سے آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ پاکستان سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔ ملاقات کرنے والی ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

نکاحوں کے اعلانات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے درج ذیل 12 نکاحوں کا اعلان کیا: (1) عزیزہ عاتکہ ظفر صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم مدثر احمد صاحب ابن مکرم منور احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (2) عزیزہ ماریہ احمد صاحبہ بنت مکرم بدر احمد صاحب (یو.کے) کا نکاح عزیزم عرفان احمد اعظم صاحب ابن مکرم چوہدری منور احمد اعظم صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (3) عزیزہ کنول ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب کا نکاح عزیزم عمر مبشر صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (4) عزیزہ بادیہ یوسف صاحبہ بنت مکرم راجہ محمد یوسف خان صاحب کا نکاح عزیزم سفیر احمد صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (5) عزیزہ نمیرہ طارق صاحبہ بنت مکرم طارق محمود احمد صاحب کا نکاح عزیزم برہان احمد لون صاحب ابن مکرم فہیم احمد لون صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (6) عزیزہ فریحہ محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب کا نکاح عزیزم حسن نعیم صاحب ابن مکرم نعیم احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (7) عزیزہ رامین شیخ کلیم صاحبہ بنت مکرم شیخ کلیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم ماہر احمد ممتاز صاحب ابن مکرم ممتاز احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (8) عزیزہ آمنہ اظہر خان صاحبہ بنت مکرم محمد اطہر صاحب کا نکاح عزیزم ودود راشد خان صاحب ابن مکرم مسعود ارشد خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (9) عزیزہ ماریہ بتول راجہ صاحبہ بنت مکرم راجہ طاہر محمود صاحب کا نکاح عزیزم فرید احمد طور صاحب ابن مکرم رحمت اللہ شمس طور صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (10) عزیزہ فاطمہ طاہرہ یونس صاحبہ بنت مکرم محمد یونس بلوچ صاحب کا نکاح عزیزم عدیل بابر صاحب ابن مکرم بابر جلال صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (11) عزیزہ نائمہ احمد طاہرہ صاحبہ بنت مکرم لطیف احمد صاحب کا نکاح عزیزم نعمان احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد طاہر صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (12) عزیزہ سیماب آصف صاحبہ بنت مکرم آصف محمود صاحب کا نکاح عزیزم فرہان داؤد حیدر صاحب ابن مکرم داؤد حیدر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے۔ نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

بقیہ خطبہ عید الفطر از صفحہ نمبر 2

دفعہ انسان اپنے ذاتی مسائل کی وجہ سے غمگین بھی ہوتا ہے لیکن عارضی خوشی کا ماحول اسے خوش کر دیتا ہے اور وہ غم کے باوجود ہنسنے لگ جاتا ہے اور اس طرح اس کا کچھ غم کم ہو جاتا ہے۔ اس انسانی نفسیات اور فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے آجکل کے خود غرض دنیا داروں نے جنہیں صرف پیسے کا لالچ ہے اور اپنی ذات سے دلچسپی ہے لوگوں کو مختلف طریقوں سے نشوں اور بیہودہ تفریحات میں اس حد تک ڈبو دیا ہے کہ وہ گندگی میں ڈوبتے چلے جاتے ہیں اور دین اور خدا تعالیٰ سے بہت دُور ہو گئے ہیں۔ ان کی عیدیں اور خوشیاں بھی عارضی ہیں۔ ان دنیا داروں کے سامنے دین کی اور دینی عید کی اوّل تو کوئی حقیقت رہی نہیں اور اگر دکھاوے کے لئے یہ عید مناتے بھی ہیں تو ایک روایتی تہوار کے طور پر جس میں مذہب کا عنصر مفقود ہوتا ہے۔ صرف ظاہری ہاؤ ہُو، شراب اور کھانا پینا ہے۔ زینت کے سامان ہیں اللہ تعالیٰ کا خانہ کوئی نہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ صرف ان کی عید دنیا داری ہی ہے۔

کرسمس یا دوسرے مذاہب کے تہواروں کو آجکل اس طرح نہیں منایا جاتا کہ کتنے لوگوں نے عبادت کی اور کتنے لوگوں نے پاک تبدیلیاں پیدا کیں بلکہ ان کے ماپنے کے معیار یہ ہیں کہ اس تہوار میں فلاں کمپنی نے اتنے ملین پاؤنڈ کمائے اور فلاں نے اتنے ملین پاؤنڈ اور اس سال ان تہواروں میں اتنے بلین ڈالر کی جو خرید و فروخت ہوئی ہے وہ گزشتہ سال سے زیادہ تھی یا کم تھی یا اتنے بلین ڈالر کی شراب استعمال ہوئی اور اتنے بلین ڈالر جوئے میں لگے۔ لیکن کیونکہ صرف دنیا داری ہے اس لئے انہی معیاروں کے ساتھ اور اس عارضی خوشی کو تسکین کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ ان کی ترجیحات صرف یہ ہیں کہ انسان کی خواہشات اور امنگیں کیا چاہتی ہیں۔

لیکن ہماری عیدیں، ایک حقیقی مسلمان کی عیدیں اس سے بالکل مختلف ہیں اور مختلف ہونی چاہئیں۔ ایک مومن کی عید یہ ہے اور اسلام جس عید کا تصور پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنی خواہشات اور امنگوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور نیکی اور بھلائی کی طرف پھیرنے کیلئے کون کون سے طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔ دوسرے مذاہب یا قوموں کی عیدوں اور تہواروں میں تو صرف اس دن کی عارضی خوشی ہے جس دن تہوار منعقد ہو رہے ہیں لیکن مومن کی عید اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن کر دائمی خوشی کے سامان پیدا کرنے والی ہے۔ چاہے اس عید میں دنیاوی مادی اور مالی تسکین کا سامان ہو یا نہ ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فرق کی ایک ظاہری مثال یوں پیش فرمائی جو اپنے الفاظ میں بیان کر دیتا ہوں مثلاً کوئی بھوکا انسان ہے اس کی بھوک چاہتی ہے کہ اس کا پیٹ بھرا جائے لیکن اس کا پیٹ بھرنے کے لئے دوسرا شخص یہ کرے کہ اسے گندی، خراب اور بیماریاں پیدا کرنے والی غذا دے دے۔ اس مجبور کا پیٹ تو اس سے بھر جائے گا لیکن کئی قسم کی بیماریاں اس میں پیدا ہو جائیں گی۔ پانی پینے کے لئے کوئی مانگے تو اس کی پیاس بجھانے کے لئے اسے پانی تو مہیا کر دے لیکن ایسا پانی جو غلیظ اور گندہ ہو، کڑوا ہو، نمکین ہو یا کوئی اور گندی چیز پینے کو دے دے جس سے پیاس عارضی طور پر تو رک جائے لیکن پھر مزید بھڑک جائے۔ وہ مجبوراً اسے پی تو لے گا جو مر رہا ہے اور اس کا گلا خشک ہو رہا تھا لیکن یہ چیزیں اس کے پیٹ میں خرابی پیدا کرنے والی ہوں گی بلکہ جسم کے بہت سارے عضو جو ہیں ان میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسا گندہ پانی ہوگا جو اس کی پیاس کو کچھ دیر بعد اور زیادہ بھڑکانے والا ہو۔ گویا ایک عارضی انتظام کیا گیا ہے جو مستقل تکلیف میں ڈالنے کا ذریعہ بن گیا۔ بیماریاں پیدا کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ اب وہ شخص جس نے بھوکے اور پیاسے کو کھانا کھلایا اور پانی پلایا ہے اسے یا تو اس شخص کا جس کو کھلایا پلایا گیا اس کا دشمن کہیں گے یا ایسا شخص جس میں بالکل عقل نہیں ہے۔ اس کے مقابلے میں ایک اور شخص ہے جس کے پاس کوئی اپنی بھوک اور پیاس مٹانے کیلئے آتا ہے تو وہ اسے پاک اور طیب غذا کھلاتا ہے اور صاف اور ٹھنڈا پانی پلاتا ہے جس سے وہ بھوکا پیاسا اچھی طرح سیر ہوتا ہے تو ایسے شخص کو یقیناً ہمدرد اور عقلمند انسان سمجھا جائے گا۔ پس یہی فرق ہے اسلامی عیدوں اور دوسرے مذاہب کی عیدوں میں اور یہ فرق ہونا بھی چاہئے۔ دوسروں نے انسانی خوشی کے فطرتی تقاضے کو تو سمجھا ہے لیکن جو علاج کیا ہے جو اس فطرتی تقاضے کو پورا کرنے کیلئے سامان کیا ہے چیزیں مہیا کی ہیں وہ عارضی طور پر تو خوشی کے سامان پیدا کرنے والی ہیں لیکن مستقل طور پر نہ صرف فطرتی تقاضے کا علاج نہیں بلکہ مستقل طور پر انسان کو نقصان پہنچانے والی اور اس کی صحت کو خراب کرنے والی اور روحانیت کو خراب کرنے والی اور نقصان پہنچانے والی چیزیں ہیں۔ جبکہ اسلامی عیدیں دائمی اور ہمیشہ کیلئے خوشی کا سامان پیدا کرنے والی ہیں۔

یہ جو پانی پلانے کی میں نے مثال دی ہے اس بارے میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ آج اس زمانے میں جہاں جماعت احمدیہ روحانی مائدہ اور پانی دنیا کو مہیا کر رہی ہے اور ان کی روحانی سیری کا سامان کر رہی ہے وہاں مادی پانی بھی مہیا کرتی ہے۔ عموماً ترقی یافتہ ملکوں میں رہنے والوں کو پانی کی اہمیت کا اندازہ نہیں۔ پاکستان سے بھی آئے ہوئے بہت سے ایسے ہیں جن کے اپنے علاقوں میں نلکوں کا صاف پانی مہیا ہو جاتا ہے لیکن وہاں بھی دور دراز علاقوں میں تھر کے علاقے میں یا تو گندے تالابوں کا پانی ہے یا پھر ایسے کنوئیں کا پانی جو پیاس کو اور بھڑکا دیتا ہے۔ اسی طرح افریقہ میں لوگ تالابوں کا یا پھر ایسے کنوؤں کا پانی پیتے ہیں۔ کنوئیں تو وہاں سیزن میں ہی مہیا ہوتے ہیں عموماً تالابوں کا پانی ہوتا ہے جہاں واش روم کا پانی اکٹھا ہو جاتا ہے جو اس قدر گندا ہوتا ہے کہ سوائے انسان پیاس سے مر رہا ہو ورنہ کوئی اس پانی کو پینے کا یہاں بیٹھے ہوؤں میں سے تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس جگہ سے انسان پانی لے رہے ہوتے ہیں اور اس جگہ میں جانور بھی پانی پی رہے ہوتے ہیں بلکہ جانوروں کا گند وغیرہ بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔ وہاں ان علاقوں میں جب ہم کنوئیں کھود کر دیتے ہیں اور نلکے لگاتے ہیں تو لوگوں کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے۔ یہاں شاید آپ کو ہزاروں پاؤنڈ ملنے پر بھی وہ خوشی نہ ہو جو نلکے میں سے پہلی دفعہ صاف پانی دیکھ کر ان لوگوں کو ہو رہی ہوتی ہے۔ ہمارے نوجوان والنٹیرز جو وہاں اس کام کیلئے یہاں سے بھی جاتے ہیں اس کا تجربہ انہیں ہوتا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ کس طرح کے تجربات سے انہیں گزرنا پڑا اور تصویریں بھی دکھاتے ہیں کہ کس طرح پر بڑے بھی بچے بھی عورتیں بھی خوشی سے اچھل رہے ہوتے ہیں کہ انہیں صاف پانی مہیا ہو گیا۔ گویا وہ دن ان کے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔ اس حوالے سے مَیں صاحبِ حیثیت لوگوں کو یہ بھی کہوں گا کہ ہیومینیٹی فرسٹ اور آئی، ٹرپل اے، ای (IAAAE) جو ہمارے مختلف جگہوں پہ نلکے وغیرہ لگانے کا کام کر رہی ہے، پانی مہیا کرنے کا کام کر رہے ہیں، جو لوگ انکی مدد کر سکتے ہیں انکو مدد کرنی چاہئے۔

بہرحال اب میں پھر اس اصل مضمون کی طرف آتا ہوں کہ غیروں کی عیدوں اور ہماری عیدوں میں کیا فرق ہے؟ غیروں کی عیدیں خوب ناچ گانا فحش اور گندے گیت گانا، کھانا پینا، غل غپاڑا کرنا، کھیل کود کرنا اور خرید و فروخت ہے جبکہ حقیقی اسلامی عید ایک مومن کی عید جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ ہم عید کے دن کہتے ہیں کہ آؤ آج عید کا دن ہے، ہم عام دنوں میں تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے کے لئے پانچ نمازیں پڑھتے ہیں آج ہم چھ پڑھیں گے۔

خوشی بھی ایک مومن کرتا ہے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس لئے خوشی کے موقع پر صاف ستھرے کپڑے پہنو عطر لگاؤ اس لئے کہ یہ سنت ہے اور ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کر کے دکھایا اور اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ خوشی بھی مناؤ۔ آج اچھے کھانے بھی پکاؤ اور کھاؤ اس لئے کہ آج ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا پہلے سے زیادہ موقع میسر آیا ہے۔ پس یہی حقیقی عید ہے۔ اگر یہ نہیں اور آج عید کی نماز کے بعد ہم بھی صرف شغل اور کھانے پینے میں مصروف ہو جائیں اور ہماری روحانیت میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہو، رمضان میں سے جو ہم نے حاصل کیا اس کو ہم بھول جائیں۔ عید کی نماز کے بعد ہم ظہر عصر کی نمازوں کو بھول جائیں اور صرف دنیا داری کی مصروفیات اور لہو و لعب میں مصروف ہو جائیں تو ہم بھی اس شخص جیسے ہی ہو جائیں گے جس کو گندا کھانا اور گندا پانی ملا۔ جس نے اس کا پیٹ بھر کر اور پیاس بجھا کر تسکین دینے کی بجائے بیماریوں میں اسے مبتلا کر دیا ایک عارضی سہارا تو اس کو ملا لیکن مستقل نہیں بلکہ اسے مستقل پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم ایسے بیوقوف شمار ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی پاک اور طیب غذا کو چھوڑ کر اور صاف اور ٹھنڈے پانی کو چھوڑ کر غلیظ اور گندی غذا کو ترجیح دیں گے۔ اگر یہ سوچ ہو گی تو کون ہمیں عقلمند کہے گا۔ اس گندی غذا دینے والے کو کوئی ظالم اور پاگل کہنے سے پہلے ہمیں پاگل اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا کہے گا جس نے پاک اور اچھی غذا چھوڑ کر صاف ٹھنڈا شیریں پانی چھوڑ کر گندی غذا اور گندے پانی کو ترجیح دی۔

پس آج ہمیں عقلمند اور اپنی جان پر ظلم نہ کرنے والا بننے کے لئے اپنی نمازوں اور نیکیوں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آج فرض نمازوں میں اضافہ کر کے اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ مومن کی عید یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے اور جوں جوں اور جس طرح مومن کو اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہ ملتی ہے اتنی ہی اس کی عید حقیقی عید بنتی جاتی ہے۔ پس ہمیں اس حقیقی عید کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اگر اس اصول کو ہم سمجھ لیں تو مومن کا ہر روز ہی روز عید بن سکتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اگر تم چاہو تو ہر روز ہی عید کر لو اور ایک مومن کی حقیقی عید تو جنت کا ملنا ہے۔ صرف سال کی دو عیدیں تو مومن کے لئے خوشی کا ذریعہ نہیں ہیں کہ سال میں دو عیدیں منا لیں اور بس بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کو خوش کر کے دائمی عید چاہتا ہے اور دائمی عید یہی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتیں مل جائیں اور جنت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ (ماخوذ از الفضل مورخہ 22 اگست 1955ء جلد 3 نمبر 36 صفحہ 5-6)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو جو خدا تعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ ان کو دونو جہان کی نعمتیں دی جاتی ہیں۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن: 47) (یعنی اور جو شخص اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں مقرر ہیں دنیوی بھی اور اخروی بھی۔) آپ فرماتے ہیں ’’اور یہ اس واسطے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف آنے والے دنیا کھو بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ان کے لئے دو بہشت ہیں۔ ایک بہشت تو اس دنیا میں اور ایک جو آگے ہو گا‘‘۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ 78۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے ایک حقیقی مومن کا مقام کہ اللہ تعالیٰ اسے نوازتا ہے جو اس کی رضا کی عید تلاش کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیاوی لحاظ سے بھی نوازا جاتا ہے اور روحانی لحاظ سے بھی اور جسکو اللہ تعالیٰ اس طرح نواز رہا ہے اس کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا عید ہو سکتی ہے؟ حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ بڑی خوبصورت مثال بیان کی ہے کہ جس طرح دنیاوی گورنمنٹیں نمائشیں کرتی ہیں جن سے غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو مختلف قسم کے مال اسباب دکھائے جائیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کی تحریک کی جائے تو عیدیں تو اصل میں آسمانی بادشاہت کی نمائشیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ بتایا کہ اگر تم چاہو تو ہر روز عید کر لو اور جیسا کہ آیت وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ سے پتا چلتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ اس دنیا کی جنت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے ہر روز ہی عید منا سکتے ہو۔

پس عیدیں اس بات کا نمونہ ہے کہ ایک مومن خدا تعالیٰ کے قرب کے راستے تلاش کرے اور جب خدا تعالیٰ کے قرب کے راستے مل گئے اور خدا تعالیٰ راضی ہو گیا تو پھر اس سے بڑھ کر خوشی کی کیا بات ہو سکتی ہے اور یہ ایک ایسی خوشی ہے جو مکمل طور پر تسکین کا سامان کرنے والی خوشی ہے جو اس دنیا کو بھی جنت بنا دیتی ہے اور اگلے جہان کی جنت کے سامان بھی کر دیتی ہے۔ جس سے خدا خوش ہو گیا اس کے تمام رنج اور غم دور ہو جاتے ہیں۔ ہمیں عیدوں پر اپنی سوچوں اور اپنے عملوں کے یہ طریق اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے طریق ہیں اور ایک مومن کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عید کا دن نہیں ہو سکتا جب خدا اس سے راضی ہو جائے۔ (ماخوذ از الفضل مورخہ 22 اگست 1955ء جلد 3 نمبر 36 صفحہ 6)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے صحابہ میں بھی ایسا رنگ بھر دیا تھا کہ ان کی خوشی اللہ تعالیٰ کی رضا میں تھی۔ ان کو ذہنی سکون اللہ تعالیٰ کی رضا میں ملتا تھا۔ ان کی عیدیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں تھیں۔ بظاہر ان کے ایسے حالات تھے کہ انتہائی غربت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ان میں سے بہت سے بلکہ اکثریت ایسوں کی تھی جنہیں دو وقت کا کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا تھا۔ آجکل ہم گندم کا آٹا کھاتے ہیں بڑا باریک پسا ہوا آٹا کھاتے ہیں۔ نرم گرم اور قسم ہا قسم کی غذائیں کھاتے ہیں اور عیدوں پر غیر معمولی کھانے کے انتظام بھی ہم کرتے ہیں۔ لیکن صحابہ کو اس ابتدائی زمانے میں جَو کا آٹا کھانے کو ملتا تھا۔ آجکل شاید وہ کبھی کوئی کھانا پسند بھی نہ کرے اور وہ بھی چھنا ہؤا نہیں ہوتا تھا۔ ایک صحابی نے اس آٹے کی حالت یوں ایک سوال پوچھنے والے کے جواب میں بیان فرمائی جس نے پوچھا تھا کہ چھلنی کا رواج اس وقت تھا کہ آپ لوگ آٹا چھان کے کھاتے تھے؟ تو اس نے جواب دیا کہ پتھر پر جَو رکھ کر کُوٹ لیا کرتے تھے اور پھونک مار کر پھر اسے صاف کرتے تھے موٹا موٹا اور باریک کو علیحدہ کر دیتے تھے اور جو باریک آٹا ہوتا تھا اس آٹے کی روٹی پکا لیتے تھے وہ بھی مشکل سے حلق سے گزرتی تھی۔ (بخاری کتاب الاطعمة باب ما کان النبیؐ واصحابہ یاکلون حدیث 5413)

حضرت ابو ہریرةؓ نے اپنی بھوک کا قصہ یوں بیان فرمایا ہے کہ میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اس بھوک کی حالت میں ایسی جگہ بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گزرے۔ مَیں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میری غرض یہ تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔ براہ راست سوال صحابہ نہیں کیا کرتے تھے ان میں غیرت تھی لیکن جب میں نے آیت کا مطلب پوچھا اور غرض تو کھانا کھانے کی تھی کہ سمجھ جائیں گے لیکن وہ آیت کا مطلب بیان کرکے چلے گئے۔ پھر حضرت عمر کا وہاں سے گزر ہوا۔ میں نے ان سے بھی آیت کا مطلب پوچھا۔ غرض یہی تھی کہ وہ کھانا کھلائیں۔ وہ بھی آیت کا مطلب بتا کر چلے گئے۔ میں دل میں بڑا پیچ وتاب کھاتا تھا کہ بھلا مجھے نہیں پتا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے، یہ مجھے سمجھا رہے ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ میری حالت دیکھی اور میری کیفیت کو بھانپ لیا۔ آپ مسکرائے۔ آپ نے فرمایا ابوہریرہ میرے ساتھ آؤ۔ آپ اپنے گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ کی اجازت سے اندر گیا۔ وہاں دودھ کا ایک پیالہ پڑا ہوا تھا۔ آپ نے گھر والوں سے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ پتا چلا کہ فلاں عورت نے تحفہ بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ابوہریرہ صُفہ کے رہنے والے جتنے لوگ ہیں ان کو بلا لو۔ وہاں جو بیٹھے ہوئے ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کیونکہ بھوک سے میرا بڑا برا حال تھا اور میں نے سوچا کہ یہ پیالہ مجھے ہی مل جائے تو بہتر ہے۔ لیکن بہر حال تعمیل ارشاد میں گیا۔ حکم تھا سب کو بلا لایا۔ پھر میں نے سمجھا کہ اب آپ یہ دودھ کا پیالہ سب سے پہلے مجھے پینے کیلئے دیں گے اور میں اچھی طرح پی لوں گا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کسی اور شخص کو دیا۔ پھر دوسرے کو دیا۔ پھر تیسرے کو دیا۔ کہتے ہیں مَیں نے سمجھا کہ اب دودھ مجھے نہیں ملتا یہ تو ختم ہو جائے گا حتّٰی کہ وہ جتنے آدمی تھے، سات آٹھ جو بھی تھے سب نے پیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ابوہریرہ لو پیو۔ مَیں نے پیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور پیو۔ میں نے پھر پیا اور سیر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ اب تو بالکل گنجائش نہیں رہی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ لیا اور وہ بچا ہوا دودھ خود پی لیا۔ (بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبیؐ واصحابہ......الخ حدیث 6452)

تو یہ حالت تھی ان لوگوں کی غربت کی۔ لیکن دل صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے طلبگار تھے۔ جنگوں میں بھی صحابہ خشک کھجوریں کھا کر اور چند گھونٹ پانی پی کر سارا سارا دن جنگ لڑتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ فتوحات دکھائیں، ان کو ایسے عید کے دن دکھائے کہ نہ کسی نے دنیا میں دیکھے اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ بڑے بڑے بادشاہ اُن کے زیرنگیں ہو گئے۔ یہی ابوہریرہ تھے جب ان کو کسریٰ کے شاہی لباس میں سے ایک رومال حصہ میں ملا تو انہوں نے اس میں تھوکا اور کہا کہ واہ ابوہریرہ! ایک وقت تھا جب تُو بھوک سے نڈھال ہو جایا کرتا تھا اور بعض دفعہ بیہوش ہو کر گر پڑتا تھا اور آج یہ حالت ہے کہ کسریٰ کے رومال میں تُو تھوکتا ہے۔ (بخاری کتاب الاعتصام باب ما ذکر النبی وحض علی اتفاق اھل العلم حدیث 7324) وہ غربت میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے تھے۔ بھوک اور اس کی وجہ سے بیہوشی تک کی کیفیت انہوں نے گوارا کی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دَر چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم تھی کہ دلوں کی تسکین اس سے ہوتی ہے اور یہی دلوں کی خوشی ان کے لئے عید بن جاتی تھی۔ ہر روز انہیں عیدوں کی خوشخبریاں دیتا ہوا طلوع ہوتا تھا اور یہ دکھاتا تھا کہ اب کس طرح تمہارے لئے عید آ رہی ہے۔ پس عید دل کی خوشی ہوتی ہے۔ صرف نرم عمدہ غذا کھا لینا، شور شرابا کر لینا، بناوٹی باتیں کر کے عیدیں منا لینا، حقیقی عید نہیں ہے۔ حقیقی عید تو وہ ہے کہ ہم اپنے خدا کو راضی کر لیں۔ جب وہ ہمارا نگہبان ہو جائے، جب ہم اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والے بن جائیں جو ہمارے ذمّہ ہیں۔ جب ہم اس کے حکموں پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ جب ہم ایک دوسرے کے لئے قربانیاں کرنے والے بن جائیں، صرف خودغرضی ہمارا مقصد نہ ہو۔ جب ہم یتیموں اور غریبوں، ضرورتمندوں کا درد اپنے دل میں محسوس کرتے ہوئے ان کی مدد کرنے والے بن جائیں۔ اب یتیموں کے لئے بھی جماعت میں فنڈ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ عطیہ دیتے ہیں۔ بیرونی دنیا کے لوگوں کو پھر میں کہتا ہوں اس میں حصہ لینا چاہئے۔ یہ سب کام ہم نے کس لئے کرنا ہے؟ اس لئے کہ اس سے ہمارا خدا راضی ہوتا ہے۔ یہی چیز ہم میں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کرنے آئے ہیں۔ آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 60، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا ’’اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا تو یہ ہے کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہؓ کے بن جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 184، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں ’’یاد رکھو کہ یہ جماعت اس بات کے واسطے نہیں کہ دولت اور دنیاداری ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزرے۔ ایسے شخص سے تو خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ چاہئے کہ صحابہ کی زندگی کو دیکھو‘‘۔ فرمایا ’’انسان کو چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے‘‘۔ دیکھتا رہے۔

آپ نے فرمایا کہ ’’دنیا کے لوگوں کی عادت ہے کہ کوئی ذرا سی تکلیف ہو تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتے ہیں اور آرام کے وقت خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں‘‘۔ پس ہمیں جن کو سہولیات ہیں، جن کو آرام ہے ان کو ہمیشہ اس آرام اور سہولت کی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی ہم عیدوں کو دائمی کر سکتے ہیں۔

فرمایا کہ ’’جو خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنّت ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ جو متفق ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ اس کو محفوظ رکھتا ہے‘‘۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت بھی کرتا ہے ’’اور اس کو حیات طیبہ حاصل ہوتی ہے۔ اس کی سب مرادیں پوری کی جاتی ہیں۔ مگر یہ بات ایمان کے بعد حاصل ہوتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 185-186۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ کی دوستی تو وہ ہے کہ دنیاداروں میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ دنیاداروں کی دوستی میں تو عذر بھی ہے۔ تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیادار دوستی توڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے تعلقات پکّے ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ دوستی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے۔ اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 187۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ معیار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں کہ ہم حاصل کریں۔ صرف عارضی خوشیوں سے ہی خوش نہ ہو جائیں۔ عارضی عیدوں سے ہی خوش نہ ہو جائیں بلکہ مستقل خوشی اور مستقل عید کی تلاش کریں۔ اپنے خدا سے وہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں جو کبھی ٹوٹنے والا نہ ہو۔ رمضان کی برکات کو جاری رکھنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہر چیز پر مقدم ہو۔ وہ سچی عید حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں جو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف توجہ دلانے والی ہو۔ جیسا کہ ابھی ذکر ہوا کہ یہ عیدیں تو نمائش کے طور پر ہیں جو اس مال سے فائدہ اٹھانے کی تحریک کرتی ہیں جو نمائش میں دکھایا گیا۔

خدا کرے کہ ہم نے رمضان کے دنوں میں جو برکات حاصل کی ہیں یا کرنے کی کوشش کی ہے وہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی مستقل تحریک پیدا کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرما دے۔ ہماری کمزوریاں اور بیماریاں عارضی طور پر دور ہو کر ہمیں خوشی پہنچانے والی نہ ہوں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہم صحتمند ہو جائیں۔ ہم خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور لڑائی جھگڑوں اور فسادوں کو دُور کر کے حقیقی عید منانے والے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب اس کے بعد ہم دعا کریں گے۔ دعا میں امّت مسلمہ کو خاص طور پر یاد رکھیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ خاص طور پر شام، عراق، لیبیا جو ملک ہیں ان میں تو بہت زیادہ خطرناک فساد ہے۔ ان کے لوگوں کو یاد رکھیں۔ وہاں کے احمدی بھی بڑی مشکلات میں ہیں۔ بعضوں کے پاس کھانے پینے کیلئے کچھ نہیں ہے۔ عیدیں کیا منائیں گے بیچارے۔ اور وہاں تک کھانے پینے کا سامان پہنچانا بھی بہت مشکل ہے۔ کچھ احمدیت کی وجہ سے وہاں اسیر بھی ہیں۔ تو ان کیلئے دعا کرنی چاہئے۔ اور وہ لوگ جن کو حکم ہے کہ ایک دوسرے سے محبت پیار اور بھائی چارے کا سلوک کرو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ بہت سارے دنیا کے ملکوں میں مسلمان ملکوں میں خاص طور پر حکومت رعایا کا خون کر رہی ہے۔ عوام حکومتوں سے لڑائی کر رہے ہیں اور مفاد پرست اور دہشتگرد اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان حالات میں صرف انکے اپنے ذاتی مفادات ہیں اور نتیجۃً اسلام کا نام بدنام ہو رہا ہے۔ پس اُمّت مسلمہ کیلئے بہت زیادہ دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کے ان سب لوگوں کیلئے بھی دعا کریں جو کسی بھی رنگ میں مشکلات میں گرفتار ہیں۔ جماعت کے کارکنان، خدمتگاروں، واقفین زندگی کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے قبول بھی فرمائے اور اپنی جناب سے ہمیں جزا دے۔ اللہ تعالیٰ عمومی طور پر سب کی مشکلات دور فرمائے۔ ہر ایک کی زندگی میں آسانیاں پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور اس کے ایمان وایقان کو بڑھاتا چلا جائے تاکہ ہمیں حقیقی خوشیاں نصیب ہوں۔ پاکستان کے احمدی ہیں جو مشکلات میں گرفتار ہیں اور بعض جگہ ہندوستان میں بھی احمدیوں پر مشکلات ہیں۔ عرب ممالک اَور بھی ہیں جہاں احمدی مشکلات میں گرفتار ہیں۔ سب کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب کو حقیقی عید کی خوشیاں نصیب کرے۔ آپ سب کو بھی یہاں جو سامنے بیٹھے ہوئے ہیں عید مبارک ہو اور دنیا میں رہنے والے ہر احمدی کو عید مبارک۔ (خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 6رجنوری 2017)

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

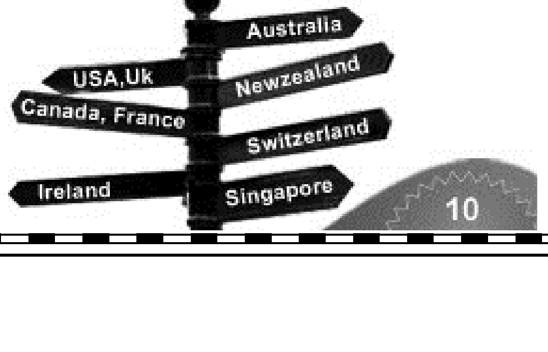

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26/اپریل 2017 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضرو غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم طاہر احمد تنویر خان صاحب

(ابن مکرم عبدالاحد خان صاحب بھاگلپوری، لندن)

19/اپریل 2017ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1927ء میں آپ کے والد اور دادا مکرم عبد الصمد خان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ سندھ میں جماعت پر جب سخت وقت آیا تو آپ نے ہمیشہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ جماعتی مہمانوں کی بہت خاطر مدارات کیا کرتے تھے۔ آپ کو نائب امیر ضلع کے علاوہ، صدر جماعت اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ یوکے آنے کے بعد پہلے گلاسگو اور پھر لندن میں جماعت کے فعال ممبر رہے۔ نمازوں کے پابند، ہمدرد، ملنسار، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مظفر احمد ملک صاحب (انچارج رقیم پریس. یوکے) کے کزن تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمود عالم ملک صاحب

(سابق امیر ضلع سکھر)

6/مارچ 2017ء کو 96 سال کی عمر میں ٹورانٹو (کینیڈا) میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ نے 1937ء میں 18 سال کی عمر میں خود بیعت کرکے احمدیت قبول کی اور 1938ء میں قادیان جاکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر دستی بیعت کی توفیق پائی۔ نہایت خدمت گزار، مہمان نواز اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ جماعت اور خلافت سے والہانہ محبت اور عشق کا تعلق تھا۔ آپ کو امیر ضلع سکھر کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ ملازمت کے دوران اپنی جماعت کے مربی سلسلہ کے ساتھ مل کر بالائی سندھ میں بہت تبلیغی کام کیا۔ ملازمت سے ملنے والی رخصت میں وقف عارضی کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مظفر احمد ملک صاحب (انچارج رقیم پریس یوکے) کے والد تھے۔

(2) مکرم مبارک احمد صاحب

(ابن مکرم فیض محمد صاحب، دارالعلوم وسطی ربوہ)

4/جولائی 2016ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بڑے خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، خاموش طبع، بہت سادہ اور صابر تھے۔ ننکانہ میں ملازمت کے دوران تین سال بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ الفضل میں جماعت کے ادارہ تعمیرات میں بطور اوورسیئر ایک ماہ وقف کی تحریک کا پڑھ کر اگلے ہی روز اپنی خدمات پیش کیں اور خدمت پر مامور ہوگئے جہاں بعد میں پھر آپ کو مزید سات سال خدمت کا موقع ملا۔ اس دوران کوارٹرز بیوت الحمد، سوئمنگ پول، لجنہ ہال، یتامیٰ ہوسٹل، مسجد مبارک کی تعمیر و توسیع اور جامعہ احمدیہ کے تعمیراتی کاموں میں خدمت کی توفیق پائی۔ نو سال جرمنی میں رہے وہاں بھی تعمیراتی کاموں کی مفوضہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔ قادیان کی مسجد اقصیٰ کی توسیع کے کام میں بھی ایک ماہ وقف عارضی کرکے خدمت کا موقع پایا۔ آپ جماعتی کتب اور رسائل کا مطالعہ بڑی باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ جب تک صحت ٹھیک رہی نماز باجماعت ادا کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(3) مکرم محمد افضل صاحب

(ابن محمد اسماعیل صاحب، لندن)

3/دسمبر 2016ء کو پاکستان گئے جہاں بقضائے الٰہی 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جماعت کے ایک فعال ممبر تھے۔ لمبا عرصہ تک جماعت میں وقف نو بچوں کی کلاس لیتے رہے۔ انصار اللہ کے کاموں میں بھی بہت خوش دلی سے حصہ لیتے تھے۔ بیمار ہونے کے باوجود ہمیشہ نماز باجماعت کے لئے مسجد میں حاضر ہوتے تھے۔ مرحوم بہت نیک صالح، دعا گو، خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ

(زوجہ مکرم فرزند علی صاحب مرحوم، ربوہ)

10/مارچ 2017ء کو جرمنی میں 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ، خلافت سے سچی محبت کرنے والی، مالی قربانی میں پیش پیش غریبوں کی ہمدرد نیک خاتون تھیں۔ 1984 میں خاوند کی وفات کے بعد اپنے نو بچوں کی دینی و دنیوی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا اور سب کو خلافت اور نظام جماعت سے جوڑے رکھا۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(5) مکرم محمد صدیق صاحب

(ابن مکرم محمد اسحاق صاحب، جرمنی)

9/اکتوبر 2016ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا جماعت سے بہت گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔ اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔ سادہ طبیعت کے مالک، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ سعید الرحمان صاحب (مربی سلسلہ رشین ڈیسک) کے بہنوئی تھے۔

(6) مکرمہ عطیہ حمید صاحبہ

(اہلیہ مکرم شیخ حمید احمد صاحب آف لاہور)

20/جنوری 2017ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ، غریب پرور، ہمدرد اور مستحقین کی مالی امداد کرنے والی بہت صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ پانچ سال صدر لجنہ کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ سانحہ لاہور میں اپنے بیٹے مکرم شیخ مبشر احمد صاحب کی شہادت پر نہایت صبر وحوصلہ کا مظاہرہ کیا۔ حضور انور سے فون پر بات کرکے بہت خوش ہوئیں اور یہ سعادت پاکر سارے دکھ اور غم بھول کر نہایت پُرسکون ہوگئیں۔ آپ مکرم حافظ سعید الرحمان صاحب مبلغ سلسلہ رشین ڈیسک کی پھوپھی تھیں۔

(7) مکرم ماسٹر ارشاد الحق صاحب

(ابن مکرم گلزار احمد صاحب آف فاروق آباد)

22/فروری 2017ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازی، چندہ جات و دیگر مالی تحریکات میں باقاعدہ، جماعت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والے بااخلاق، ملنسار، سادہ طبیعت کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 اپریل 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ زینب خان بنت مکرم مبارک احمد خان صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم سعید احمد رفیق مبلغ سلسلہ، مربی سلسلہ ابن مکرم رفیق احمد صاحب جرمنی کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ سعید احمد مُون مربی سلسلہ ہیں اور یہ دونوں فریق اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی وفا کے ساتھ خلافت سے اپنا تعلق رکھنے والے ہیں۔ عزیزہ جرمنی میں ایک دفعہ اپنے والدین کے ساتھ مجھے ملنے آئیں اور رشتہ کی بات ہوئی تو وہیں میں نے ان کو یہ رشتہ تجویز کیا اور تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے وہیں کہا کہ ٹھیک ہے، ہم Consider کریں گے۔ اور چند دن میں ہی آپس میں دونوں کے رابطے ہوئے۔ دعا کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رشتہ طے ہوگیا۔ کسی کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہوا بلکہ حقیقت میں تو یہ کہنا چاہئے کہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر یہ رشتہ طے ہوا اور بڑے اخلاص سے دونوں طرفوں نے مظاہرہ کیا۔ جب میں نے کہا کہ یہ رشتہ کرلیں تو انہوں نے رشتہ کرلیا۔ اللہ تعالیٰ کرے یہ قائم ہونے والا رشتہ آئندہ بھی ہمیشہ وفا کے ساتھ خلافت سے بھی تعلق رکھنے والا ہو اور آپس میں بھی ان کا محبت اور پیار کا تعلق ہو اور آئندہ ان کی نسلیں بھی نیک، وفا شعار اور جماعت کی خدمت گزار ہوں۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر بچی کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ سدرہ حق واقفہ نو کا ہے یہ مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب شہید کی بیٹی ہیں اور یہ عزیزم محمد منصور سلطان (وقف نو) ابن مکرم محمد اصغر سلطان صاحب کے ساتھ طے پایا ہے جو لاہور میں ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا عزیزہ شہید کی بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور لڑکے کو بھی شہید کی بچی کا ہر لحاظ سے خیال رکھنے کی توفیق دے اور شہید کی بچی بھی اپنے والد کی وفا کو ہمیشہ قائم رکھنے والی ہو اور جماعت سے تعلق رکھنے والی ہو اور ہر لحاظ سے یہ رشتہ بھی کامیاب ہو اور آئندہ نسلوں کا بھی جماعت سے وفا کا تعلق ہمیشہ رہے۔ دلہن کے وکیل عبدالماجد طاہر صاحب ہیں اور دلہا کے وکیل مکرم بشارت احمد صاحب ہیں۔ دونوں فریقین یہاں نہیں ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ منزہ فرحت بنت مکرم مقصود احمد صاحب لندن کا ہے جو عزیزم علی شہاب (واقف نو) ابن مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ بچہ بھی واقف نو ہے۔ اللہ کرے یہ رشتہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ لڑکا اور لڑکی بھی اپنے وقف کے مقام کو سمجھتے ہوئے آئندہ بھی جماعت کی خاطر قربانی کرنے والے ہوں۔ اور اگر یہ وقف نو بچہ جماعت کی خدمت کیلئے باقاعدہ آتا ہے تو اس کے ساتھ اپنی زندگی نہایت قناعت اور صبر اور وفا سے گزارنے والی ہو۔ اور دونوں ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اب دعا کرلیں اللہ تعالیٰ یہ تمام رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)

Consulting Physician & Director

New Mallepally, Hyderabad (T.S)

e-mail : drmarazak@rediffmail.com

Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 26 رفروری 2017 بروز اتوار بعد نماز ظہر احمدیہ مسجد میں مکرم فضل خان صاحب سیکرٹری جائداد ممبئی کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عطاء الکریم نے کی۔ نظم مکرم زاہد الرحمن خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شمیم احمد خان صاحب، مکرم جعفر علی خان صاحب اور مکرم سید شکیل احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالہ سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید عبد الہادی کاشف، مبلغ انچارج ممبئی)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

۞ جماعت احمدیہ نارائن پورم میں مورخہ 23 رمارچ 2017 کو مکرم شیخ کمال الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ اسمٰعیل احمد، معلم سلسلہ نارائن پورم)

۞ جماعت احمدیہ قاضی پیٹھ میں مورخہ 23 رمارچ 2017 کو مکرم محمد رفیع صاحب صدر جماعت قاضی پیٹھ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد سلیم صاحب نے کی۔ ترانہ اطفال اور شرائط بیعت کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تین تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(وزیر احمد، معلم سلسلہ، قاضی پیٹھ)

۞ جماعت احمدیہ کٹا کشہ پور میں مورخہ 23 رمارچ 2017 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریریں ہوئیں۔ (محمد رحیم پاشا، معلم سلسلہ کٹا کشہ پور)

۞ جماعت احمدیہ کنڈور ورنگل میں مورخہ 23 رمارچ 2017 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد یوم مسیح موعود کے حوالے سے 4 تقاریر ہوئیں۔ (شیخ جنید احمد، معلم سلسلہ کنڈور، ورنگل)

۞ جماعت احمدیہ ملّم پلّی میں مورخہ 23 رمارچ 2017 کو مکرم محمد فرید صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز لبیب احمد نے کی۔ بعدہ خاکسار نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی۔ (حافظ محمد شریف، معلم سلسلہ، ملّم پلّی)

۞ جماعت احمدیہ پونچھ میں مورخہ 23 رمارچ 2017 کو مکرم محمد شریف صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ پونچھ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے تقریر کی۔

(رفیق احمد طاہر، مبلغ سلسلہ پونچھ)

۞ جماعت احمدیہ آگرہ کی آٹھ جماعتوں، سورئی، مئی بزگ، صالح نگر، آگرہ، ساندھن، ولی پور، کائتھا اور ننگلہ کالے میں مورخہ 23 رمارچ 2017 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ (مبلغ انچارج آگرہ)

۞ جماعت احمدیہ دھنباد میں مورخہ 23 رمارچ 2017 کو مکرم سید مظفر احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے دو تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (خالد احمد، مبلغ انچارج دھنباد)

۞ جماعت احمدیہ کنکہا ضلع لکھنؤ میں مکرم الحاج محمد صدیق صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم رحمت علی صاحب نے کی۔ نظم مکرم شوکت علی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم واحد الرحمٰن صاحب معلم جماعت احمدیہ کنکہا اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مشتاق علی، سیکرٹری اصلاح وارشاد کنکہا)

۞ جماعت احمدیہ عثمان آباد میں مورخہ 29 راپریل 2017 کو مکرم عبد اللطیف صاحب صدر جماعت عثمان آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز عادل احمد نے کی۔ نظم عزیز شکیل احمد نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور عزیز ندیم احمد، مکرم عبد العلیم صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبد الرحیم، مبلغ انچارج عثمان آباد)

مختلف لائبریریز اور کالجز میں جماعتی کتب کا تحفہ

مورخہ 22 رمارچ 2017 کو کچھ، صوبہ گجرات کے آر. پی کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس میں 13 جماعتی کتب تحفۃً دی گئیں۔ کالج کے پرنسپل نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے گجراتی اخبار ''کچھ اودَے'' مورخہ 24 رمارچ 2017 میں ایک خط شائع کرایا جس میں انہوں نے جماعت کے امن کے پیغام کو سراہا۔ مورخہ 3 راپریل 2017 کو ''مہاراؤ شری وجے راج جی ساورجنک پستکالیہ'' میں 14 جماعتی کتب رکھوانے کا موقع ملا۔ گجراتی اخبار ''دِوْیا بھاسکر'' نے اس کے متعلق لکھا کہ ''اسلام کی امن بخش تعلیم کی تبلیغ کیلئے ضلع کچھ میں مبلغ کی کارکردگی''۔ مورخہ 16 راپریل 2017 کو ''تولانی کالج آف آرٹس اینڈ سائنس'' آدی پور میں 16 جماعتی کتب تحفۃً دی گئیں۔ مورخہ 7 راپریل 2017 کو ''ڈاکٹر ایچ آر گجوانی کالج آف ایجوکیشن'' کی لائبریری میں بھی 16 جماعتی کتب تحفۃً دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس تبلیغ کا مثبت اثر ظاہر ہو۔ (نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج کچھ، گجرات)

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کی جانب سے دو روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کی جانب سے مورخہ 22 تا 23 راپریل 2017 کو مکرم مولوی میر عبد الحمید شاہد صاحب مبلغ انچارج بنگلور کی زیر صدارت ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ پہلے دن مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب اور مکرم مولوی میر عبد الحمید صاحب نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر پر ایک محفل سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ دوسرے روز مذکورہ علماء کے علاوہ مکرم فاتح شریف صاحب سیکرٹری تعلیم بنگلور نے بھی خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ کیمپ کا اختتام ہوا۔ (اشرف خان، قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور)

جماعت احمدیہ یادگیر میں جلسہ یوم والدین کا انعقاد

جماعت احمدیہ یادگیر میں مورخہ 23 راپریل 2017 کو مسجد حسن یادگیر میں مکرم سید عبد المنان سالک صاحب امیر جماعت یادگیر کی زیر صدارت جلسہ یوم والدین کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم فاروق احمد صاحب صدر امور طلباء یادگیر نے علم کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ خاکسار نے تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سمیر احمد، مبلغ انچارج یادگیر)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ حیدر آباد

مجلس انصار اللہ حیدر آباد نے مورخہ 30 راپریل 2017 کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ نماز تہجد مکرم نور احمد میاں صاحب معلم سلسلہ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب نے ''اطاعت و فرمانبرداری'' کے موضوع پر درس دیا۔ صبح سوا سات بجے امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد ظہیر الدین صاحب نے کی۔ مکرم حمید احمد صاحب مرکزی نمائندہ نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ صدر مجلس انصار اللہ کا پیغام سُنایا گیا۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ نے ''ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور اسکی اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب کا اختتام ہوا۔ بعدہ انصار کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز ظہر کے بعد مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند کی زیر صدارت اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مطاہر احمد صاحب نے کی۔ عہد انصار اور نظم کے بعد مکرم حامد اللہ غوری صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم حمید احمد غوری صاحب نے تقریر کی۔ مکرم محمد اطہر احمد صاحب نے شکریہ احباب پیش کیا۔ تقسیم انعامات، صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(تنویر احمد، زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حیدر آباد)

مجلس انصار اللہ گلبرگہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ گلبرگہ نے مورخہ 30 راپریل 2017 کو اپنا دوسرا ایک روزہ سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ پہلا اجلاس شام ساڑھے پانچ بجے مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد عمر صاحب فاضل نے کی۔ خاکسار نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ صدارتی خطاب کے بعد انصار کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ دوسرا اجلاس رات آٹھ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مقتدر لاڑ جی صاحب نے کی۔ مکرم عبد الرشید استاد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم عبد القادر شجیع صاحب نے نظام وصیت اور اس کی اہمیت کے متعلق خلفائے احمدیت کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ مکرم عبد الحمید استاد صاحب نے مجلس انصار اللہ کے قیام کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم محمد عبد اللہ استاد صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کی روشنی میں انصار کی ذمہ داریاں بیان کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(نذیر میاں ہیٹی، زعیم انصار اللہ گلبرگہ، کرناٹک)

مجلس خدام الاحمدیہ چنئی کی جانب سے فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد

مورخہ 30 راپریل 2017 کو مجلس خدام الاحمدیہ چنئی اور لائنز کلب کی جانب سے ہیومینٹی فرسٹ کے زیر اہتمام مسجد محمود چنئی میں ایک فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ صبح 9:30 بجے خاکسار کی زیر صدارت افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم مولوی ایس عبد القادر صاحب مربی سلسلہ نے جماعت احمدیہ کی سماجی خدمات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کے حوالے سے کی جانے والی گرانقدر مساعی کا مختصر تذکرہ کیا۔ دعا کے ساتھ کیمپ کا آغاز ہوا۔ اس میڈیکل کیمپ میں آنکھ، کان، ڈائبٹیز اور بلڈ پریشر چیک اَپ کے ساتھ ساتھ عطیہ خون اور ہومیو پیتھی ادویہ کا بھی انتظام تھا۔ نیز Catract (موتیابند) کے مریضوں کے مفت آپریشن کروائے گئے۔ جس کیلئے سرکاری میڈیکل محکمہ کے ماہر ڈاکٹروں کے علاوہ جماعتی ڈاکٹروں نے بھی بھرپور تعاون کیا۔ لائنز کلب کے معززین اور محکمہ پولیس کے اعلیٰ افسران نے بھی کیمپ کا جائزہ لیا۔ تمام مہمانوں کو جماعتی کتب اور لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ گیا۔ اس کیمپ سے 250 مریضوں نے فائدہ اٹھایا۔ میڈیا کے ذریعہ اس کیمپ کی وسیع کوریج ہوئی اور تقریباً 2 لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ (سلیم احمد، امیر جماعت احمدیہ چینئی)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8241: میں نازیہ بانو.این بنت مکرم نور محمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی،ساکن 2nd Floor،13/8، نیو کالونی،1st مین روڈ،Alwarthiru Nagar،چنئی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7ر ستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی:نیکلس 60 گرام، کڑے 40 گرام، برسلیٹ 10 گرام، انگوٹھی 10 گرام (کل 120 گرام 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نور محمد الامۃ: نازیہ بانو.این گواہ: جے.ایم.عبدالمجید

مسل نمبر 8242: میں عائشہ ایم.پی زوجہ مکرم محمد ذوالکفل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن بلاک C، اپارٹمنٹ 3، دارالسلام کوٹھی، ایمپی ہاؤس ڈاکخانہ کنجا تھور ضلع منجیشور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20ر جنوری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی:160 گرام 22 کیریٹ (بشمول حق مہر)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالمناف الامۃ: عائشہ ایم.پی گواہ: عبدالسلام ایم.پی

مسل نمبر 8243: میں سلمان خان ولد مکرم گلزار خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن کوٹلی بلو تحصیل گدڑواضلع مکتسر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7ر نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اقبال محمد العبد: سلمان خان گواہ: شیخ صباح الدین

مسل نمبر 8244: میں جمیلہ بیگم زوجہ مکرم گلزار دین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن کوٹلی ابلو تحصیل گدڑواہ ضلع مکتسر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7ر نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اقبال محمد الامۃ: جمیلہ بیگم گواہ: شیخ صباح الدین

مسل نمبر 8245: میں ریشمہ زوجہ مکرم ظہیر احمد بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ، حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27ر فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1ہار، 2جوڑی بالیاں، 4 کوکے، 1انگوٹھی (کل وزن 2.5 تولہ 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 2 چین، 2 پاؤں کی انگوٹھی، 4انگوٹھی، 1 جوڑی پازیب، 1 سیٹ چاندی (کل وزن 100 گرام)، حق مہر: -/73,000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم الامۃ: ریشمہ گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 8246: میں شاہین اختر زوجہ مکرم محمد ہدایت اللہ منڈاشی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ ولجنہ اماء اللہ بھارت 2017

ہندوستان بھر کے جملہ انصار، خدام ولجنہ اماء اللہ کی آگاہی کیلئے تحریر ہے کہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرکزی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ ولجنہ اماء اللہ بھارت 2017 کیلئے مورخہ 13، 14، 15ر اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔سبھی ذیلی تنظیموں کے اراکین مرکزی اجتماعات میں شامل ہونے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21ر فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 72.820 گرام 22 کیریٹ (بشمول حق مہر) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ہدایت اللہ الامۃ: شاہین اختر گواہ: ناصر وحید

مسل نمبر 8247: میں شہناز بانو زوجہ مکرم طارق احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17ر فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 5انگوٹھی 17.150 گرام، منگل سوتر 4 گرام، بالیاں-کانٹے-ہار 17.500 گرام، 2 کڑے 23.060 گرام، چین 18.500 گرام، 2ہار 38.100 گرام، زیور نقرئی: 2 پائل 150 گرام، حق مہر وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد خان الامۃ: شہناز بانو گواہ: زین الدین حامد

مسل نمبر 8248: میں رضوان احمد بھٹی ولد مکرم مختار احمد بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ محمود ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13ر مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7084 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: رضوان احمد بھٹی گواہ: شریف احمد

مسل نمبر 8249: میں امتہ القدس بھٹی بنت مکرم محمد صادق صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ دہری رلیوٹ تحصیل منجاکوٹ ضلع راجوری صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6ر فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صادق الامۃ: امتہ القدس بھٹی گواہ: محمد شبیر احمد انسپکٹر بیت المال

مسل نمبر 8250: میں تعظیم اختر بنت مکرم محمد اسلم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہرنی گورسائی تحصیل مینڈھر ضلع پونچھ صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11ر فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: چودھری محمود احمد الامۃ: تعظیم اختر گواہ: نبیل احمد بھٹی

ٹیکنیکل ادارہ دارالصناعت قادیان میں داخلہ

Ahmadiyya Vocational (Technical) Training Centre Qadian

(سیشن 18-2017)

تکنیکی تعلیم کے علاوہ قادیان کے ماحول میں

نمازوں اور درس وتدریس سے استفادہ کرنے کا بہترین موقع

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1934ء میں قادیان کی مبارک بستی میں نوجوانوں کو ہنر سکھانے اور انہیں مفید شہری بنانے کیلئے شعبہ دارالصناعت کی بنیاد رکھی تھی جو تقسیم ملک کے بعد حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ دارالصناعت کا دوبارہ آغاز سال 2010 سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری ورہنمائی سے ہوا جو اس وقت نظارت تعلیم قادیان کی زیر نگرانی خدمت کررہا ہے۔ یہ ادارہ گورنمنٹ آف انڈیا (دہلی) NSIC (نیشنل اسمال انڈسٹریز کارپوریشن) سے affiliated ہے۔ اس ادارہ سے ایک سال کا کورس مکمل ہونے پر طالب علم کو گورنمنٹ آف انڈیا کی سند دی جاتی ہے۔

ہندوستان بھر کے احمدی نوجوانوں سے درخواست ہے کہ اس ادارہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ دارالصناعت میں اس وقت درج ذیل ٹیکنیکل کورسز صرف ایک سال میں پڑھائے وسکھائے جارہے ہیں۔ (1) ویلڈنگ (2) الیکٹریکل (3) پلمبنگ (4) اے.سی وفریج (5) ڈیزل میکنک (6) پیٹرول میکنک (7) کارپنٹر (8) کمپیوٹر اس وقت تک اس ادارہ سے کئی صد احمدی نوجوان ٹریننگ لیکر ملک کے مختلف حصوں میں کام کررہے ہیں۔

شرائط داخلہ یہ ہیں :

(1) امیدوار کا آٹھویں پاس ہونا ضروری ہے۔ (2) داخلہ فارم کی ہر طرح تکمیل کرکے 30رجون 2017 تک پرنسپل دارالصناعت قادیان کو بذریعہ رجسٹری یا ای.میل بھجوائیں یا ساتھ لیکر آئیں (3) بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء امیر جماعت/صدر جماعت/مبلغ سلسلہ کا تصدیقی خط ضرور لائیں (4) ہاسٹل کی سہولت صرف 40 طلباء کیلئے ہے۔ اس سے زائد طلباء کو رہائش وطعام کا خود انتظام کرنا ہوگا (5) تمام کورس ایک سال کے ہیں، لہٰذا جس ٹیکنیکل کورس میں داخلہ لینا ہو اس کی فیس یکمشت یا دو قسطوں میں ادا کرنا لازمی ہے۔ (6) امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون دی جائیگی۔ اجازت ملنے کی صورت میں 30رجون 2017 تک اپنے خرچ پر قادیان پہنچ جائیں۔ (7) امیدوار داخلہ فارم کے ساتھ ضروری کاغذات منسلک کریں۔ (پرسنل میڈیکل فائل جس میں Blood Group اور اگر کوئی الرجی یا بیماری ہو تو اس کا ذکر ہو، جماعتی شناختی کارڈ، اسکول سرٹیفکیٹ جس میں Date of Birth لکھی ہو، آدھار کارڈ/ووٹر کارڈ اور تین فوٹوز ہوں)

(مزید معلومات بذریعہ فون حاصل کی جاسکتی ہے)

داخلہ فارم بذریعہ اِی میل (darulsanaat.qadian@gmail.com) منگوایا جاسکتا ہے

(منور احمد مبشر، پرنسپل دارالصناعت قادیان)

Mobile : 80544-42212

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

ادائیگی صدقۃ الفطر

الحمدللہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ مئی کے تیسرے عشرہ سے شروع ہو چکا ہے۔ اسلام میں فطرانہ کی ادائیگی کیلئے ایک صاع غلہ (یعنی رائج الوقت میٹرک سسٹم کے مطابق قریباً 2 کلو 750 گرام) کی شرح مقرر ہے۔ احباب جماعت پوری شرح کے ساتھ رمضان المبارک کے پہلے یا دوسرے عشرہ کے اندر اندر ہی صدقۃ الفطر کی ادائیگی کرنے کی کوشش کریں۔ چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات کے غلہ (گندم، چاول) کی شرح مختلف ہے۔ اس لئے اپنی مقامی قیمت کے مطابق مقررہ شرح (2 کلو 750 گرام غلہ) کے مطابق فطرانہ کی ادائیگی کریں۔ پنجاب کیلئے امسال صدقۃ الفطر کی شرح کے بالمقابل فی کس رقم مبلغ پینتالیس روپئے (Rs.45/-) مقرر کی گئی ہے۔ مقامی جماعت میں غرباء ومستحقین موجود ہونے کی صورت میں صدقۃ الفطر کی مجموعی رقم میں سے صرف نوے فیصد تک کی رقم مجلس عاملہ کے مشورہ اور فیصلہ کے بعد تقسیم کی جاسکتی ہے بقیہ تمام رقم مرکز میں جمع کروانی ہوگی۔ جس جماعت میں غرباء ومستحقین نہ ہوں اس جماعت کی وصول شدہ جملہ رقوم صدرانجمن احمدیہ کے جماعتی اکاؤنٹ میں آنی چاہئیں۔ واضح ہو کہ فطرانہ کی رقم مساجد وغیرہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

عیدفنڈ

یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ اس فنڈ کی غرض یہ تھی کہ جہاں خوشی کے مواقع پر انسان ذاتی خوشی کیلئے کپڑوں، کھانوں اور دعوتوں وغیرہ پر کئی قسم کے اخراجات کرتا ہے دوسروں کو تحائف بھی دیتا ہے وہاں اس خوشی میں دین کی اغراض کو بھی یاد رکھے۔ احمدی احباب نے تو بیعت میں یہ اقرار کر رکھا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اس لئے ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ خوشی کے موقوں پر دین کی اغراض کو ضرور یاد رکھے گا۔ اس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس مد میں کمانے والے احمدی احباب ایک روپیہ فی کس بطور عیدفنڈ دیا کرتے تھے۔ اب جبکہ روپیہ کی قدر وہ نہیں اس کو ایک روپیہ تک محدود رکھنے کی بجائے حسب توفیق ادا کیا کریں۔ تجویز ہے کہ عید کے روز جس قدر معمول کا خرچ کیا جاتا ہو اس کا نصف اس مد میں ادا کر دیا جائے۔ عیدفنڈ کی ادائیگی عید سے قبل کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ یہ مرکزی چندہ ہے سارے کا سارا خزانہ صدرانجمن احمدیہ میں جمع ہونا ضروری ہے اس میں سے مقامی طور پر کوئی رقم خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

جماعت کی خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں!

صدرانجمن احمدیہ قادیان کے بعض ادارہ جات میں کارکن درجہ چہارم کی آسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔ جو دوست صدرانجمن احمدیہ میں بطور کارکن درجہ چہارم خدمت کے خواہش مند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔

(1) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں۔ (2) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ (3) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے۔ (4) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔ (5) امیدوار کے اخراجات سفر قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے۔ (6) اگر کسی امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدرانجمن احمدیہ سے لئے جاسکتے ہیں۔ اس اعلان کے 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی اُن پر غور ہوگا) (ناظر دیوان صدرانجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں:

دفتر : 01872-501130 موبائل : 09815433760

e.mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

ہمیں جو قیدی بنایا گیا یا سزائیں ملیں یا مقدمے چلے یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مصلحت تھی تا کہ وہ اپنے عجائبات میں سے کچھ دکھائے۔ کہتے ہیں کہ آزادی اور آرام کے زمانے میں جو کامیابیاں ہمیں ہو رہی تھیں ہم سمجھتے تھے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھ لیا اور اس کی راہوں سے واقف ہو گئے ہیں لیکن اب پتا چلا کہ پہلے بہت کم دیکھا تھا اور اب اس کی قدرتوں کے اصل نمونے دیکھے۔ لکھتے ہیں مجھے مخاطب کر کے کہ آپ سے خوابوں میں ملاقاتیں ہوئیں، پھر کہتے ہیں آپ کی دعائیں ہمارا ایمان و یقین بڑھاتی تھیں اور قید میں راحت پہنچاتی تھیں۔ ہماری رہائی یقیناً آپ اور مخلصین جماعت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جاری نظام خلافت کی وجہ سے ان کے تسکین کے سامان ہوتے رہے۔ مخالفین جو خوف پیدا کرنے کے لئے کارروائیاں کرتے تھے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کی وجہ سے اس میں سے ان کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرما دیتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ چھوٹی سی نئی جماعت جو ہے الجزائر کی اپنے ابتلاء میں جس دور سے گزر رہی ہے بڑی ثابت قدم ہے اور قائم ہے اور اب ان کے جذبات کا اظہار دو خطوں سے ہی ہو جاتا ہے۔ فرمایا یہ الجزائر کے احمدی جن میں سے چند ایک کے علاوہ کسی نے خلیفہ وقت کو کبھی دیکھا بھی نہیں لیکن ایمان میں کامل ہونے کی وجہ سے اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرما رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کے قریبیوں میں دل کی تسکین کے سامان پیدا ہو رہے تھے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کے بعد قدرت ثانیہ جو کہ خلافت ہے اس کے ذریعہ پھر اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کرے گا اور اسلام کو دوبارہ غلبہ عطا فرمائے گا اور ماننے والوں کی تسکین کے سامان بھی کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں اپنے اس دنیا سے جانے اور خلافت کے ذریعہ جماعت کی ترقیات کے جاری رہنے کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

سواے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: مشکلات بھی آئیں گی ابتلاء بھی آئیں گے لیکن آخری فتح جماعت احمدیہ کی ہے انشاء اللہ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جاری ہونے والا نظام خلافت ہی وہ حقیقی نظام ہے جس کے ساتھ ترقیات وابستہ ہیں اور امن و سلامتی بھی وابستہ ہے دنیا کی۔ یہی نظام ہے جس کے ذریعہ سے اسلام کی برتری اور غلبہ تمام دنیا پر ثابت ہونا ہے اور قائم ہونا ہے۔ چنانچہ اس غلبہ کی خبر دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد ایک جھٹکا تو جماعت کو لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ذریعہ جماعت کو فوراً سنبھال لیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وصال کے بعد جماعت کو ایک بڑا جھٹکا لگا اور کافی سخت حالات تھے ایک لمبی تفصیل ہے لیکن نتیجہ کیا ہوا آخر میں خلافت ہی کامیاب ہوئی اور کامیابیوں کی راہوں پر چلتی چلی گئی اور منزلیں طے کرتی چلی گئی۔ پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا سختیوں کے دور آئے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا حکومت کے خوفناک منصوبے تھے لیکن کوئی روک نہیں پیدا ہو سکی جماعت کی ترقی میں۔ خلافت رابعہ میں مزید سختی پاکستان کی حکومت نے دکھائی تو اس ابتلاء میں بھی تسکین کے اللہ تعالیٰ نے سامان پیدا فرما دیئے۔ جماعت نئی منزلیں طے کرنے لگی تبلیغ کے نئے نئے راستے کھلنے لگے اور پھر سیٹلائٹ کے ذریعہ سے دنیا میں تبلیغ جانے لگی۔ پھر خلافت خامسہ میں بھی نئے راستوں میں مزید وسعت پیدا ہوئی جماعت کا پیغام ہزاروں سے نکل کر لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں جانے لگ گیا۔ ایک ملک یا دو ملکوں کی بجائے کئی ملکوں میں اب مخالفت شروع ہو گئی ہے اور یہی احمدیت کی سچائی کی دلیل ہے اور یہی ترقی کی نشانی بھی ہے۔ احمدیت سے پیچھے ہٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق ترقی کی راہیں کھولتا چلا جا رہا ہے اور ترقی ہوتی چلی جا رہی ہے اور یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ عارضی روکوں کے باوجود اسلام کا غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اور آپ کے بعد جاری نظام خلافت کے ذریعہ ہی ہونا ہے۔ مخالفین چاہیں جتنا مرضی زور لگا لیں ان کے حصہ میں نامرادی اور ناکامی ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ اپنے ایمان میں بھی مضبوط ہو اور اعمال صالحہ بجا لانے والا بھی ہو اور عبادتوں کے معیار بھی ہر احمدی کے بلند ہوتے چلے جائیں تا کہ ہم ہمیشہ اس ترقی کا حصہ بننے والے رہیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے چوہدری حمید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد سلیمان اختر صاحب آف یو.کے کی نماز جنازہ حاضر پڑھنے کا اعلان فرمایا جو 20؍مئی 2017ء کو بیالیس سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

......☆......☆......☆......

MBBS IN BANGLADESH

SAARC FREE SCHOLARSHIP SEATS

EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDICAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
- AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s: 9906928638

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ملنے کا پتہ: دکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 1 June 2017 Issue No. 22

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

مشکلات بھی آئیں گی ابتلاء بھی آئیں گے لیکن آخری فتح جماعت احمدیہ کی ہے انشاء اللہ

اسلام کا غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اور آپ کے بعد جاری نظام خلافت کے ذریعہ ہی ہونا ہے

مخالفین چاہیں جتنا مرضی زور لگالیں ان کے حصہ میں نامُرادی اور ناکامی ہی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 مئی 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا: وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (نور:56) ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ آیت جیسا کہ اس کے مضمون سے واضح ہے اللہ تعالیٰ کے مسلمانوں سے اس وعدے کو بیان کر رہی ہے کہ اسلام میں خلافت قائم رہے گی۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق مسلمانوں کے عمل اور ایمان کی حالت کی وجہ سے یہ انعام ان سے ایک عرصہ کے لئے چھن جائے گا لیکن خلافت علی منہاج نبوت پھر دنیا میں قائم اور جاری ہوگی۔ مسلمانوں کی اکثریت اس بات کو سمجھتی نہیں کہ خلافت کا نظام کس طرح قائم ہوگا۔ ایک بہت بڑا طبقہ ایسا بھی ہے مسلمانوں میں جو یہ کہتا ہے کہ کسی خلافت کی ضرورت نہیں ہے اور جو جس فرقے سے تعلق رکھتا ہے اسی پر عمل کرے اور یہی کافی ہے۔ مسلمان علماء کی اس کم علمی اور جہالت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ مِنۡکُمۡ سے صحابہ ہی مراد ہیں اور خلافت راشدہ حقہ انہی کے زمانے پر ختم ہو گئی اور پھر قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام ونشان نہیں ہوگا۔ گویا ایک خواب وخیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس ہی دَور تھا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا نعوذ باللہ۔ ایسی باتوں کو تو سن کر ہمارا بدن کانپ جاتا ہے کہ گویا اسلام کی برکات آگے نہیں بلکہ مدت ہوئی کہ ان کا خاتمہ ہو چکا۔

حضور انور نے فرمایا: کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی دُنیاوی حکومتوں کے بل بوتے پر اپنی خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں ان کے خیال میں خلافت کسی طاقت کی وجہ سے قائم ہو جائے گی اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس واضح پیغام کو نہیں سمجھتے کہ ایمان اور عمل صالح کے ساتھ یہ وعدہ مشروط ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننے والوں کے ساتھ یہ وعدہ مشروط ہے۔ عام مسلمانوں کے اس غلط نظریے کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتوں نے بھی اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کے لئے ایسی تنظیموں کو قائم کرنے میں کردار ادا کیا اور مدد دینی شروع کی جنہوں نے خلافت کے نام پر اپنے آپ کو منظم کیا لیکن یہ کچھ عرصہ تک دنیاوی مقاصد حاصل کر کے دنیاوی آقاؤں کی مدد نہ ملنے کی وجہ سے یا ان کے مقاصد پورے ہونے کی وجہ سے ختم ہو رہی ہیں۔ تین سال ہوئے آئرلینڈ میں مجھے ایک جرنلسٹ نے پوچھا کہ یہ جو خلافت کا اب دَور شروع ہوا ہے اسلامی دنیا میں اس کی کیا حقیقت ہے۔ مَیں نے اس کو یہی جواب دیا تھا کہ یہ خلافت نہیں یہ اُسی طرح کے شدت پسند لوگوں کا ایک گروہ ہے جس طرح پہلے گروہ کام کر رہے ہیں اور اس کا انجام بھی آخر میں وہی ہوگا جو باقی شدت پسند گروہوں کا ہو رہا ہے جب تک دُنیاوی آقا ان سے خوش رہیں گے یہ کام کرتے رہیں گے جب وہ اپنے ہاتھ کھینچ لیں گے تو آہستہ آہستہ یہ کمزور ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اسلام مخالف طاقتوں کا اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کا ایک ایجنڈہ تھا وہ پورا کر دیا انہوں نے۔ اس میں مسلمان حکومتوں کے سربراہ بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی کرسیاں بچانے کے لئے رعایا کا خون کیا اور ابھی تک بجائے امن کے مسلمان مسلمان کے لئے ہی خوف کا باعث بنا ہوا ہے اور پھر غیر مسلم دنیا کے امن کو بھی یہی لوگ برباد کر رہے ہیں۔ اس کی وجوہات کچھ بھی ہوں لیکن ایک دردمند مسلمان جب یہ دیکھتا ہے کہ دنیا میں معصوموں کے قتل اور تباہی پھیلانے میں کسی مسلمان کا ہاتھ ہے تو دل کڑھتا ہے بے چینی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: گذشتہ دنوں یہاں یو.کے میں مانچسٹر میں واقعہ ہوا اور بلاوجہ بائیس تیئس لوگوں کا قتل کر دیا گیا جس میں معصوم بچے بھی شامل تھے۔ یہ انتہائی ظالمانہ فعل ہے اور کسی بھی صورت میں یہ اسلام کی تعلیم کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے ظالمانہ واقعات دیکھ کر ہم بے چین ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مرنے والوں پر بھی رحم کرے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے اور ان ظالموں کے ہاتھوں کو بھی روکے جو اسلام کے نام پر اور خلافت کے نام پر ایسی حرکتیں کر رہے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے مسلمان ممالک میں بھی جو قتل وغارت اور ظلم وبربریت ہو رہی ہے یہ سب دین سے دور ہٹنے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ ماننے کا نتیجہ ہے۔ یہ عمل جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو رہے ہیں اور یہ ظلم جو اسلام کے نام پر ہو رہے ہیں اور اسی طرح وہ ظلم بھی جو مسلمان حکومتیں غیر حکومتوں کی مدد سے مسلمانوں کو بمباری کر کے یا بلا امتیاز قتل وغارت کر کے کر رہی ہیں ان سب کا درد ہم احمدی سب سے زیادہ محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے اسلام کی تعلیم کو پہچانا جنہوں نے اسلام کی محبت اور پیار اور امن کی تعلیم کو پہچانا۔ جنہوں نے خلافت کے ہاتھ کے پیچھے خوف کو امن میں بدلنے کے نظارے دیکھے۔

حضور انور نے فرمایا: خلافت نہ دنیاوی طاقت سے مل سکتی ہے نہ دنیاوی چالاکیوں سے نہ نام نہاد علماء کے جمع ہو کر قراردادیں پاس کرنے سے جیسا کہ کچھ سال پہلے یہ کوشش بھی ہو چکی ہے کہ مسلمان اکٹھے ہوں اور اپنا کوئی خلیفہ چن لیں اس طرح خلافت قائم نہیں ہوگی۔ خلافت کا نظام جو خوف کو امن میں بدلنے والا نظام ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل میں آنا ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ۔ جب یہ آیت نازل ہوئی ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے اور صحابہ کا درجہ رکھتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اسے واپس لے کر آئیں گے۔ اور آخرین کے مقام کے بارے میں ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ایک مبارک امت ہے۔ نہیں معلوم کہ اس کا اول زمانہ بہتر ہے یا آخری زمانہ۔ پس آخری زمانے کی بہتری کی خوشخبری بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ آج ایمان کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ جاری نظام کے علاوہ کون ہے جو کر رہا ہے۔ جو امن پیار اور محبت کے ساتھ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ ایمانوں کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔

پس یہ کام ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ تجدید دین اور ایمان کو قائم کرنے کے لئے اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے ساتھ ہی جڑنا ہوگا جو خاتم الخلفاء بھی ہے۔ آخرین کے پہلوں کے ساتھ جڑنے کے متعلق ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے کہ جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفوس انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں، بالکل گم ہو گئی تھی۔ لوگ گمراہی میں مبتلا تھے، تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول امی بھیجا اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا اور خدا شناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا۔ اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا ان کو بھی دکھایا جائے گا یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا۔

پس آپ علیہ السلام نے دوبارہ آ کے اسلام کی نشأۃ ثانیہ فرمائی اور صحابہ نے مسیح موعود کے ساتھ جڑ کر وہ روشنی حاصل کی جو دین کی روشنی تھی۔ مختلف نشانات دیکھے۔ آج بھی بہت سے ایسے ہیں جو تاریکی سے نکل کر روشنیاں دیکھ رہے ہیں اور نشانات دیکھ کر جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: الجزائر کی مثال ہی آجکل ہمارے سامنے ہے یہ کوئی اتنی پرانی جماعت نہیں ہے لیکن مسیح موعود کو مان کر آخرین میں شامل ہونے کے بعد اور خلافت کی اطاعت میں آ کر ان کے ایمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ ان کے اسیروں کے ایمان اور یقین کا اندازہ ہم اس خط سے لگا سکتے ہیں جو ایک اسیر کا کل ہی مجھے ملا ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں حقیقی اسلام کی نعمت سے نوازا ہے۔ جس نے ہمارے دلوں کو زندہ کیا۔ بنیان مرصوص بنایا اور اس کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والا بنایا اور خلیفہ وقت کے ہاتھ پر اکٹھا کیا۔ مجھے مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ سیدی! راہ مولیٰ میں اسیری کے بعد سارے ملک سے احمدی بھائی آ کر مل رہے ہیں اور خدا کی خاص مدد پر شاداں وفرحاں ہیں، ایک اسیری ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے انعامات جو ہو رہے ہیں اس پر خوشی بھی منا رہے ہیں۔ سب اس بات پر مصر ہیں کہ اعلائے حق کے لئے کام اور دعا کو جاری رکھا جائے۔ جتنی مرضی سختیاں آئیں حق پھیلانے کے لئے ہم اپنا کام بھی جاری رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگیں گے دعائیں کرتے رہیں گے۔ لکھتے ہیں کہ اس ابتلاء میں آپ کی دعا کی قبولیت کے نمونے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں الجزائر کے کمزور احمدیوں پر نازل ہو رہی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: کچھ اسیران وہاں رہا بھی ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ باقی اسیران کی رہائی کے بھی جلد سامان پیدا فرمائے۔

پھر ایک اسیر لکھتے ہیں کہ عرصہ اسیری میں یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے خاص مصلحت کے تحت یہ سامان کیا یعنی کہ

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad